محبت سے معتبری

شبانہ شوکت

ناولٹ

آج کام بہت زیادہ تھا' ہانیہ کے ہاتھ بہت تیزی سے کی بورڈ پر چل رہے تھے' وہ کسی طرح سے بھی پانچ بجے تک کام نمٹالینا چاہتی تھی کہ ٹائم سے گھر پہنچ سکے' پچھلے دو دن سے کام کی زیادتی کی وجہ سے وہ لیٹ پہنچ رہی تھی اور اس کے نتیجے میں تائی امی کی سخت سست بھی سننا پڑی تھیں۔ آج وہ کام جلدی کرنے کے چکر میں لنچ بھی نہیں کرپائی تھی۔ اب بھی چائے کی شدید طلب کو دبائے وہ مصروف تھی۔

"ٹھک ٹھک" دو انگلیوں سے اس کی ٹیبل بجائی گئی' اس نے حیرت سے انگلیوں سے چہرے تک کا سفر طے کیا اور گھبرا کر کھڑی ہوگئی۔ "جی سر"

"بیٹھیے پلیز۔"

ایبک۔ اس کا باس' ہاتھوں میں چند پیپرز لیے کھڑا تھا اسے متوجہ پاکر وہ پیپرز اس کی طرف بڑھادیے۔

"یہ انہیں بھی فائنل کردیجیے۔"

"یس سر۔" وہ گہری سانس لے کر رہ گئی۔ یعنی مزید دیر۔

"کیا بات ہے' آپ تھک گئی ہیں کیا۔"

"نہیں سر میں کرلیتی ہوں۔"

وہ چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر واپس اپنے آفس چلا گیا۔ "توبہ آنکھیں ہیں یا ایکسرے' اندر باہر دیکھ لیتے ہیں۔" وہ پھر سے مصروف ہوگئی' پھر جیسے ہی کام ختم ہوا وہ کمپیوٹر شٹ ڈاؤن کرکے' پیپرز سمیٹ کر فائل میں لگا کر' باس کے آفس میں آگئی۔ وہ فون پر مصروف تھا' اسے بیٹھنے کا اشارہ کرکے اس نے فون پر اختتامی کلمات کہے اور پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے فائل آگے بڑھائی۔ وہ اسے پڑھنے میں مصروف ہوگیا۔ ہانیہ نے وال کلاک میں دیکھا' پانچ پینتیس ہوچکے تھے' اس کے ہونٹ بھنچ گئے' آج بے عزتی سے بچ جانا' ناممکنات میں سے تھا۔

اس نے ایبک کی طرف دیکھا جو فائل کے بجائے خود اس کے مطالعے میں محو تھا۔ ٹیبل پر کہنی ٹکائے' ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس پر ٹھوڑی رکھے' اپنی طلسمی نگاہیں ہانیہ پر جمائے' بڑی دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا' وہ سٹپٹا سی گئی' اسے متوجہ دیکھ کر اس نے اپنی پوزیشن تبدیل کی اور کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر بازو سینے پر باندھ لیے نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔

"میں جاؤں سر۔" اس نے اجازت طلب کی۔

"بیٹھیں میں نے چائے منگوائی ہے۔"

"نہیں سر' پلیز' میں آل ریڈی بہت لیٹ ہوچکی ہوں۔"

"ہوچکی ہیں نا' تو کچھ دیر اور سہی' چائے پی کر کچھ فریش ہوجائیں گی۔"

"ساری فریش نیس نکال دیں گی تائی امی۔"

وہ بے بسی سے سوچ کر رہ گئی تھی' اسی اثنا میں چائے آچکی تھی' اس نے اتنی تیزی سے چائے ختم کی کہ اس کا آخری گھونٹ بھی بہت گرم تھا' مگر وہ اس کے ٹھنڈی ہونے کے انتظار میں مزید دیر کی متحمل نہیں ہوسکتی تھی' سو فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی ایبک بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا' اس نے اپنا کپ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
CamScanner

وہیں چھوڑ دیا جو آدھا چائے سے بھرا ہوا تھا کیوں کہ وہ بہت آرام سے پی رہا تھا۔

"او کے سر میں اب جاؤں۔"

"چلیں۔" اس نے اس کے لیے دروازہ کھولا' وہ تیزی سے اس کے قریب سے گزر کر باہر نکلی' اس کی مسحور کن خوشبو اس کے ساتھ ساتھ آئی تھی' اس نے ایک لمبا سانس لے کر اس خوشبو کو اپنے اندر محفوظ کر لینا چاہا تھا۔

"یہ اتنے لمبے' لمبے سانس آپ عادتاً" لیتی ہیں یا جب تھکی ہوئی ہوتی ہیں تب ہی لیتی ہیں۔" اپنے اتنے قریب سر ایبک کی آواز سن کر وہ اچھل ہی پڑی۔

"سر' آپ۔" وہ ہکلا سی گئی۔

"جی میں۔" وہ اسی طرح اس کے ساتھ چلتا رہا۔ وہ گیٹ کی طرف بڑھ گئی اور وہ پارکنگ کی طرف' ابھی وہ گیٹ سے باہر نکلی ہی تھی کہ اس کی کار اس کے قریب آکر رکی' ساتھ ہی فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھلا تھا۔

"آیئے مس ہانیہ"

وہ چکرا سی گئی۔ "سر پلیز' میں چلی جاؤں گی۔"

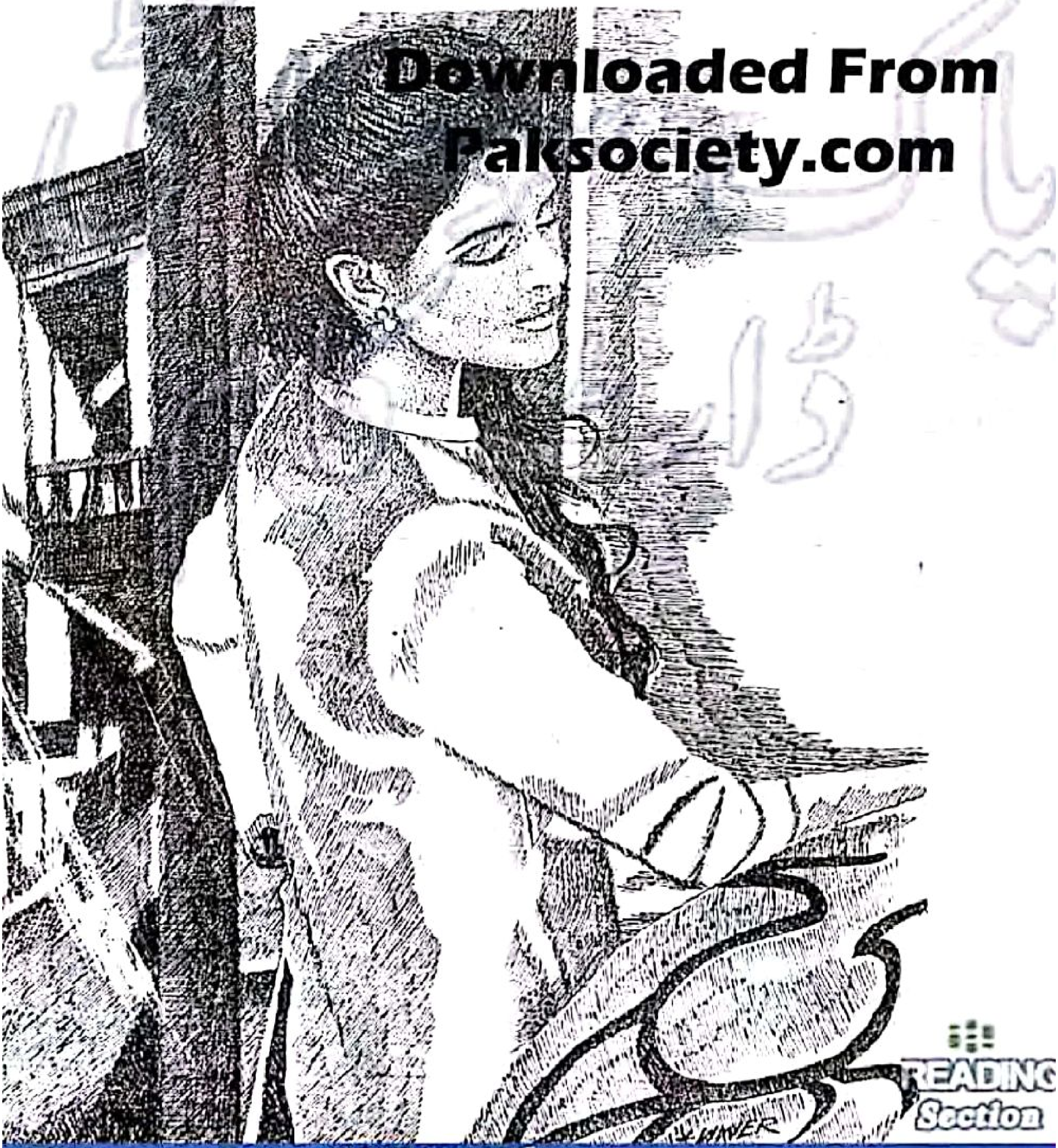

Downloaded From
Paksociety.com

READING
Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"تو فارملیٹی' آیئے' ویسے بھی آپ لیٹ ہو چکی ہیں۔"

اس کے حتمی لہجے پر وہ بے بس ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

وہ باس تھا شوفروں کی طرح اس کے انتظار میں رکا نہیں رہ سکتا تھا۔ کار میں وہی خوشبو پھیلی ہوئی تھی جو اس کے حواس سلب کرتی تھی۔ اس کے اتنے پاس بیٹھنا' اس کی خوشبو کو محسوس کرنا' یہ سب کوئی خواب لگ رہا تھا اور وہ ہمیشہ کے لیے اس خواب میں رہنا چاہتی تھی' اس نے چور نظروں سے اسے دیکھا' وہ مکمل طور پر ڈرائیونگ کی طرف متوجہ تھا' گھور سیاہ آنکھیں سامنے فوکس تھیں۔ ہانیہ نے کبھی کسی کی اتنی سیاہ آنکھیں نہیں دیکھی تھیں' اتنی کالی اور چمکدار آنکھیں' مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچتی تھیں' سیاہ گھنی پلکیں' جڑے ہوئے ابرو' اس کی آنکھوں کی خوب صورتی کو بڑھاتے تھے' وہ بہت شاندار شخصیت کا مالک تھا۔ وہ نظر چرا کر ہی بات کرتی تھی۔

"پتا نہیں کون خوش نصیب اس عالیشان بندے کی بیوی بنے گی۔" اس نے ٹھنڈی سانس لی تھی۔

"ویسے گاڑی میں اے سی تو چل رہا ہے۔" یہ اس کی ٹھنڈی سانس پر کمنٹ آیا تھا۔ اس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی۔

"جی' جی سر۔"

"اچھا میں ایک بات کلیئر کر دوں' مجھے کراچی کے سارے راستوں کا علم ہے' لیکن میں کسی کو' اس کے گھر تک بغیر ایڈریس معلوم کیے نہیں پہنچا سکتا۔"

اس کے میٹھے طنز پر ہانیہ کا شرمندگی سے برا حال ہو گیا تھا۔

"میں ایڈریس بتاتی ہوں سر۔"

ایبک نے مسکراہٹ چھپانے کو ہونٹ بھینچ لیے تھے۔ وہ ایڈریس بتاتی گئی اور گاڑی کو اس کے بتائے ہوئے ایڈریس کے مطابق گھماتا مطلوبہ روڈ تک لے آیا۔

"بس سر' یہ روڈ کراس کر کے آگے گلی میں ہمارا گھر ہے۔"

اس نے گاڑی روکی۔ وہ شکریہ ادا کرتے ہوئے اتر آئی۔

"آیئے سر' ہمارے گھر تشریف لائیے۔"

اس نے اخلاقاً" دعوت دی' لیکن اس وقت حیران رہ گئی جب اس کے گاڑی سے اترتے دیکھا۔

"چلیے"

"جی' جی۔" وہ اتنی تیزی سے مڑی کہ اس کے ہونٹوں پر پھیلتی مسکراہٹ دیکھ ہی نہ پائی تھی۔ گھر کی بیل بجاتے ہوئے وہ خوف زدہ تھی۔ ایبک البتہ حیران سا اس عالیشان عمارت کو دیکھ رہا تھا۔ گیٹ پر تایا جان نمودار ہوئے تھے۔

"اتنی دیر۔" ایبک پر نگاہ پڑتے ہی انہیں بریک لگ گئی۔

"یہ میرے باس ہیں سر ایبک تیمور صاحب' آج زیادہ دیر ہو گئی تو سر مجھے چھوڑنے کے لیے آ گئے۔"

اس نے جلدی سے وضاحت کی' مبادا تایا جان مشکوک ہو کر کچھ اور سمجھ بیٹھیں۔ باس کا سن کر تایا جان کا رویہ یکسر تبدیل ہو گیا۔ "آیئے تشریف لایئے۔"

"نہیں' اب میں چلتا ہوں۔ اوکے مس ہانیہ۔" وہ روڈ سے لہجے میں معذرت کرتا واپس چلا گیا۔ وہ تایا جان کے پیچھے چلتی لاؤنج میں آ گئی تھی۔

"یہ تمہارے آنے کا ٹائم ہے' اور یہ مالکان کب سے اپنے ورکرز کو گھروں تک چھوڑ کر آنے لگے؟"

"نہیں تایا جان' سر کبھی کسی کو چھوڑنے نہیں جاتے' آج بہت دیر ہو گئی تو شاید اس لیے مجھے بھی اپنی گاڑی میں بٹھا لیا' آج کل کام بہت ہے۔ میں کتنی ہی کوشش کر لوں' مگر ٹائم پر ختم نہیں کر پاتی۔" اس نے بے بسی سے انگلیاں چٹخائیں۔

"اچھا۔ جاؤ اپنے کمرے میں' آج شیریں گھر پر نہیں ہے سمانہ کے ساتھ اپنی فرینڈ کی بیٹی کی انگیجمنٹ فنکشن میں گئی ہوئی ہے' ورنہ تمہاری اتنی تاخیر پر بہت غصہ کرتی۔"

اس کی تو آدھی تھکن ہی اتر گئی تھی۔ تائی امی کے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM
CamScanner

گھر پر موجود نہ ہونے کا سن کر' ورنہ تو آتے ہی ان کی عدالت میں حاضر ہونا اور ان کے فضیحتے سننا۔

ہانیہ کے امی' ابو ایک ایکسیڈنٹ میں انتقال کرچکے تھے۔ تایا جان کو مجبوراً" اسے اپنے پاس لانا پڑا تھا۔ تائی جان تو بہت مجبوری میں اسے برداشت کررہی تھیں۔ اس کا بے پناہ حسن انہیں ہولائے دیتا تھا۔ ان کے چار بچے تھے۔ دو بیٹے' دو بیٹیاں' عاصم بھائی سب سے بڑے تھے' انگلینڈ گئے تھے پڑھنے کے لیے پھر وہیں جاب کرلی اور وہیں شادی کرکے وہیں کے ہوگئے۔ روبانہ شادی کے بعد دبئی چلی گئیں۔ پیچھے عرصم اور ثمانہ تھے۔ بے حد لاڈ و پیار سے پلے ہوئے۔ تائی امی کو خطرہ اس کے حسن بے مثال سے تھا' وہ ہرگز برداشت نہیں کرسکتی تھیں کہ وہ ان کی بھانجی زرش کو چھوڑ کر ہانیہ کا نام ان کے سامنے پیش کرے' حالانکہ عرصم بہت لاابالی سا لڑکا تھا جو اپنی ہی دلچسپیوں میں مشغول رہتا تھا اور ثمانہ اپنے حسن کی تابناکیوں میں اضافہ کے لیے پارلروں کے چکر لگانے کے علاوہ جو ٹائم بچتا اس میں اسی حسن میں گرفتار اپنے پروانوں سے فون پر بالمشافہ ملاقاتوں میں مصروف رہتی تھی۔ اب ایک وہی فالتو بچتی تھی۔ جس پر تائی امی اپنے ستم آزماتی رہتی تھیں۔ اگر وہ جاب نہ کررہی ہوتی تو ہر وقت تائی امی کی طنز و تشنیع سن کر پاگل ہوگئی ہوتی۔

☆ ☆ ☆

"ہانیہ لگتا ہے سر' تمہارے لیے "کچھ کچھ" محسوس کرنے لگے ہیں۔" مومنہ بڑے شرارتی لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

وہ گڑبڑا گئی۔ "کیا مطلب؟ فضول مت بولو۔"

"خیر فضول تو ہرگز نہیں ہے' یہ تمہاری ٹیبل کے پاس آکر رک جانا' کچھ لمحوں کے لیے ہی سہی۔ بلاوجہ تمہیں مخاطب کرنا اور کتنی کتنی دیر تک تمہیں دیکھنا بلکہ دیکھتے ہی رہنا۔"

"مومنہ پلیز۔" وہ شرم سے سرخ پڑگئی تھی۔

مومنہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔

"اوہو' ہانیہ صاحبہ کے دل میں تو لڈو پھوٹ رہے ہیں اور کیوں نہ پھوٹیں' سر ایک کوئی عام انسان تو نہیں' اگر وہ تمہارے ساتھ سیریس ہیں تو یہ تو تمہاری خوش قسمتی ہے۔"

"بس کرو مومنہ پلیز' کسی نے سن لیا تو کتنی سبکی ہوگی۔ ضروری نہیں جو تم سمجھ رہی ہو وہی بات ہو اور اگر یہی بات ہو تب بھی اتنا آگے کا سوچنا ٹھیک نہیں ہی ہمیں ہوں تو ان کی ملازم ہی نا۔"

"یار ایسے تو نہ کہو۔" مومنہ نے خفگی سے کہا۔

"کیسے نہ کہوں مومنہ' میری تائی عرصم بھائی کو مجھ سے یوں بچا بچا کر رکھتی ہیں کہ کسی طرح میں انہیں متاثر نہ کرلوں تو سر ایک کی والدہ نے اپنے اسٹینڈرڈ کی لڑکی نہیں ڈھونڈی ہوگی ان کے لیے' ایک آفس ورکر ان کی چوائس کبھی نہیں ہوسکتی۔"

"شاید" مومنہ اب ڈھیلی پڑچکی تھی۔

"میں اسی لیے اتنے اونچے خواب ہی نہیں دیکھتی۔" وہ افسردگی سے کہہ کر سر کرسی کی بیک پر رکھ کر آنکھیں موند کر خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگی' مگر دل بھر آیا۔ کتنے ہی آنسو دائیں' بائیں کنپٹیوں میں جذب ہوتے رہے۔ مومنہ خاموشی سے اپنی جگہ پر چلی گئی تھی۔ کافی دیر بعد جب دل ہلکا ہوگیا تو وہ چھوپو چھتی سیدھی ہوکر بیٹھ گئی سامنے نظر پڑی تو دل دھک سے رہ گیا۔ وہ بالکل سامنے کھڑا تھا۔ سینے پر ہاتھ باندھے بہت سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے متوجہ پاکر وہ قدم آگے بڑھ آیا۔ "اینی پرابلم مس ہانیہ؟"

"نو سر' کچھ نہیں۔" وہ ہکلا سی گئی۔

"تو آپ رو کیوں رہی تھیں ابھی؟"

"یونہی ممی' پاپا یاد آگئے تھے۔" اسے بہانہ سوجھ ہی گیا۔

"تو رونے کی کیا بات ہے مل آئیں ان سے' کہاں ہیں وہ؟" وہ حیران سا تھا۔

"ان کی تو وفات ہوچکی ہے۔" ہانیہ کی آنکھیں لبالب بھر گئیں۔ ایک تو لب بستہ سا کھڑا رہ گیا تھا۔

"او' سو سیڈ" پھر وہ ہلکے سے کھنکارا۔

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

CamScanner

"آپ اب اٹھ جائیں۔ ہاتھ منہ دھو کر فریش ہو جائیں میں چائے منگواتا ہوں۔" وہ منع کرنے لگی' لیکن اس نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔ وہ اٹھ کر واش روم چلی آئی۔ تھوڑی دیر بعد آئی تو وہ اپنے آفس جا چکا تھا۔ مومنہ نے بتایا کہ وہ اسے بھی وہیں آنے کا کہہ گیا ہے۔ وہ اندر آگئی جہاں پیون چائے ٹیبل پر رکھ رہا تھا۔

"بیٹھیں۔" وہ بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھیں سوج سی گئی تھیں اور ناک اور گال سرخ ہو رہے تھے۔ وہ اتنی خوب صورت لگ رہی تھی کہ ایبک مبہوت سا اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔ وہ خاموشی سے چائے پی رہی تھی کہ ایبک کی نظروں کے ارتکاز نے چونکا دیا۔ اس نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ ایک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔ ہانیہ کو اپنی طرف دیکھتے پا کر وہ رخ موڑ کر سامنے رکھی فائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ "یا حیرت" ہانیہ کو جھٹکا سا لگا تھا۔ پہلی ملاقات سے لے کر اس دن تک اس نے کبھی اپنی نظروں کا رخ نہیں موڑا تھا جب بھی دیکھتا تھا۔ نظر جما کر دیکھتا تھا وہ کنفیوژ ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگ جاتی پر وہ یونہی دیکھتا رہتا۔ اب اسے اس تبدیلی سے جھٹکا نہ لگتا تو کیا ہوتا۔ بغیر دیکھے ایبک نے اس کی حیرت کو محسوس کر لیا تھا اور لبوں پر بے ساختہ در آنے والی مسکراہٹ کو چھپانے کے لیے چائے کا کپ منہ سے لگا لیا تھا۔ چائے ختم کر کے وہ اٹھ گئی۔ "میں جاؤں سر؟"

ایبک نے سر کی جنبش سے اجازت دی تھی' فائل میں اس کا انہماک قابل دید تھا' حیران پریشان ہانیہ جیسے کسی جادو کے اثر میں اپنی کرسی پر آکر بیٹھی تھی۔ وہ یوں ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا تھا تو شرم آمیز گھبراہٹ اسے گھیر لیتی تھی اور جب بے نیاز بنا فائل دیکھتا رہا تو الجھن ہونے لگی۔

"ہانیہ! سر نے کچھ کہا تم سے؟" وہ آکر بیٹھی ہی تھی کہ مومنہ آپہنچی۔

"کیا مطلب کچھ کہا؟"

"میرا مطلب ہے کہ وہ ہمارے بالکل پیچھے ہی کھڑے تھے جب ہم ان ہی سے متعلق باتیں کر رہے تھے تو سن لینے کے بعد کوئی رسپانس تو نہیں دیا۔"

"نہیں' بس چائے منگوائی تھی پی کر میں آگئی۔" اس نے مومنہ کو ٹال دیا' لیکن سچ تو یہ تھا کہ اسے ایبک کے رویے میں موجود تبدیلی کا سراغ مل گیا تھا۔

☼ ☼ ☼

سر ایبک کے بڑے بھائی کی شادی تھی' سارے آفس کو کارڈز بانٹے گئے تھے۔

"تم چلو گی ہانیہ؟" مومنہ نے پوچھا۔

"کچھ کہہ نہیں سکتی' اگر پرمیشن ملی تو۔" اس نے بے بسی سے کندھے اچکائے۔

"کارڈ کتنا شاندار ہے۔" مومنہ نے توصیفی نظروں سے کارڈ کو دیکھا۔

"ظاہر ہے جیسا پیسہ ہوگا' ویسی ہی چیز ہوگی۔"

"صحیح بات ہے۔ ویسے نام تو دیکھو کیسے شاہانہ ہیں۔ ہیرک تیمور' سن آف زرک تیمور اور ہمارے سر ہیں ایبک تیمور اور ایک بہن ہے ان کی سبک تیمور' ایک دفعہ سر کے فادر کے ساتھ آئی تھی' اسکول کی اسٹوڈنٹ ہے۔"

"اتنی چھوٹی؟" ہانیہ حیران ہوئی۔

"ہاں' چودہ' پندرہ سال کی ہوگی' چلو پھر تم گھر سے پوچھ کر بتاؤ تو ذرا تیاری تو کریں۔"

"ٹھیک ہے میں بتا دوں گی۔"

☼ ☼ ☼

ہانیہ کی توقع کے برعکس اسے بہت آرام سے اجازت مل گئی تھی۔ بارات والے دن وہ ہال میں کچھ لیٹ ہی پہنچی تھی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا' اتنے ہجوم میں کسی شناسا چہرے کو ڈھونڈنا بھی کوئی آسان کام نہ تھا۔ اتنے میں اس کے سیل پر کال آنے لگی۔ اس نے دیکھا مومنہ کا نام بلنک کر رہا تھا۔ "ہاں مومنہ! کہاں ہو؟"

"لیفٹ روسے تیسری ٹیبل پر۔" اس نے بائیں طرف دیکھا' مومنہ کھڑی ہو کر دونوں ہاتھ ہلا ہلا کر اسے متوجہ کر رہی تھی۔ وہ تیزی سے وہاں پہنچی' مومنہ کے ساتھ تین اور آفس کی خواتین بھی تھیں۔ مل کر وہ بھی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM
CamScanner

ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔
"اللہ ہانیہ، کتنی پیاری لگ رہی ہو، ماشاء اللہ سے۔" مومنہ نے بے اختیار اس کی تعریف کی۔ وہ مسکرا دی تھی۔ میجنٹا Majenta، پرپل اور شاکنگ پنک کنٹراسٹ کے لباس میں میچنگ جیولری اور میک اپ نے اس کے حسن کو وہ نکھار دیا تھا کہ مومنہ یقین سے کہہ سکتی تھی کہ اس پورے ہال میں کوئی بھی اس کے مقابلے کی حسین لڑکی نہیں تھی۔
"ہیلو ہانیہ۔" اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور سمانہ کو دیکھ کر اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔ سمانہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔
"حیران ہو گئی ہونا۔ ایکچوئلی پاپا بھی انوائٹڈ تھے، لیکن تمہیں سرپرائز دینے کے لیے نہیں بتایا۔" ہانیہ مسکرا دی۔ اس نے مومنہ اور سمانہ کا آپس میں تعارف کروایا۔ مومنہ سمانہ سے متاثر نظر آرہی تھی اور کیوں نہ ہوتی، سمانہ ایلیٹ کلاس کی نمائندہ جو بنی کھڑی تھی۔ مہنگا ترین سوٹ، مہنگے پارلر سے کروایا گیا میک اپ اور وہ بہت متاثر کن نظر آرہی تھی۔
"تائی امی بھی آئی ہیں؟"
"ہاں، وہ اپنی جاننے والیوں کے ساتھ بیٹھی ہیں۔"
اتنے میں دولہا، دلہن اسٹیج پر آگئے، شوخ و شرارتی رسمیں ہونے لگیں، ہر طرف قہقہے بکھر رہے تھے، ہیرک بھی ایبک ہی کی طرح بہت خوب صورت تھا، دلہن بھی بہت حسین تھی۔ ایبک بلیک کرتے اور سفید شلوار میں بہت مختلف اور بہت اچھا لگ رہا تھا۔ ہنستا، مسکراتا، چھیڑ چھاڑ کرتا ہانیہ مسلسل اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ معاً اسے اس کی نظروں کا احساس ہوا تھا وہ ایک دم مڑا اور ہال میں نظریں دوڑانے لگا۔ ہانیہ نے گھبرا کر رخ موڑا اور سمانہ اور مومنہ کی طرف توجہ کرلی تھی۔
"ہیلو۔" اس کے بالکل نزدیک ایبک کی آواز آئی تھی۔ وہ جلدی سے کھڑی ہو گئی۔ "السلام علیکم سر۔"
"بیٹھیں پلیز، یہ آفس نہیں ہے۔" وہ بڑی دلکشی سے مسکرا رہا تھا۔ مومنہ و دیگر بھی احتراماً کھڑی ہو چکی تھیں، اس کے کہنے پر پھر سے بیٹھ گئیں مگر ہانیہ اسی طرح کھڑی رہی۔ ایبک کے سامنے اس کے حواس یونہی گم ہو جاتے تھے، یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔
"اوہ ایبی ڈارلنگ، آپ کے ڈیڈ بلا رہے ہیں۔" ایک بہت ہی خوب صورت اور ماڈ خاتون ایبک کے پاس آئیں اس کے بازو سے پکڑ کر ساتھ لے جانا چاہا۔
"یس مام، میں چلتا ہوں، آپ ان سے ملیے۔" وہ فرداً "فرداً" سب کا تعارف کرواتے سمانہ پر آکر رک گیا۔
"یہ میری کزن ہیں سمانہ بلال۔" ہانیہ نے تعارف کروایا۔
"آنٹی میں مسز شیریں بلال کی بیٹی ہوں۔" سمانہ نے بتایا۔
"اوہ یس، میں پہچان گئی، آئی ہیں نا شیریں، میں ملتی ہوں ان سے۔" پھر وہ ہانیہ کی طرف مڑیں۔ "آپ کیا نام بتایا آپ نے؟"
"ہانیہ منصور۔"
"ہاں، ہانیہ بیٹا، میں آپ سے دوبارہ ملنا چاہوں گی کبھی فرصت میں، آج تو ٹائم کی بہت کمی ہے۔ بہت اچھا لگا آپ سے مل کر، سو کیوٹ اینڈ پریٹی۔" انہوں نے پیار سے اس کا گال چھوا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ وہ ہنس پڑیں، اسی پل ایک کم عمر سی پیاری سی لڑکی انہیں پکارتی ہوئی پاس چلی آئی۔
"مام اینڈ بھائی، ڈیڈ آپ کو بلا رہے ہیں۔ اوہ مائی گڈنیس۔" اس کی نظر ہانیہ پر پڑی تو وہ بات ہی بھول گئی۔
"ہاؤ بیوٹی فل شی از" وہ ہانیہ کے پاس آئی اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ "آئی ایم سبک۔"
"ہانیہ۔" اس نے تعارف مکمل کیا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔
"آپ کا تو نام بھی آپ ہی کی طرح خوب صورت ہے۔"
"آپ بھی بہت پیاری ہیں۔" وہ حقیقتاً بہت کنفیوژ ہو رہی تھی۔ اس کی کیفیت سمجھ کر ہی ایبک

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
CamScanner

نے اپنا رخ موڑ لیا تھا۔

"آپ ولیمہ فنکشن میں بھی آئیے گا' میں آپ سے فرینڈشپ کروں گی اور آپ ہمارے گھر بھی آئیے گا امی بھائی۔"

"اب آپ کو دیر نہیں ہو رہی' آپ تو ہمیں بلانے آئی تھیں۔" ایبک نے مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا۔

وہ تینوں کے چلے جانے کے بعد گرنے کے سے انداز میں کرسی پر بیٹھی تھی۔ اتنی تعریف اور وہ بھی ایبک کی موجودگی میں جس کے لبوں پر مسلسل مسکراہٹ رقص کر رہی تھی' ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد پھر وہ اسے دیکھ ہی نہیں پائی تھی' بن دیکھے اسے سب محسوس ہو رہا تھا اور صرف اس کے ہی نہیں' مومنہ اور ثمانہ کو بھی سب کچھ نظر آیا تھا۔

"آپ نے دیکھا ثمانہ' لوگ کیسے اس کے حسن سے امپریس ہوتے ہیں؟" مومنہ نے شرارت سے ہانیہ کو دیکھا۔

"یہ ایبک صاحب آفس میں بھی یونہی مسکرا مسکرا کر ہانیہ کو دیکھتے ہیں۔" ثمانہ نے ایک کٹیلی نظر اس پر ڈالی تھی۔ ہانیہ کا رنگ سفید پڑ گیا تھا' مومنہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے' آفس میں تو بہت سخت باس ہیں' یہ تو ظاہر ہے ان کے بھائی کی شادی کا فنکشن ہے تو وہ اتنے خوش ہیں۔" اس نے سنبھل کر محتاط الفاظ کا انتخاب کیا۔ ثمانہ کندھے اچکا کر اٹھ گئی۔ "میں مما کے پاس جا رہی ہوں۔"

"توبہ ہے' کتنی تیز ہے' اتنی سی دیر میں کیسے ٹھیک اندازے لگا لیے۔" اس کے جانے کے بعد مومنہ نے لمبی سانس آزاد کی تھی۔ اتنے میں کھانا سرو ہونا شروع ہو گیا چونکہ ٹیبل سروس تھی اس لیے وہ بھی خاموشی سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ کھانا آخری مراحل میں تھا کہ سبک اور اس کی مام آ گئیں' کھانا ٹھیک سے لینے کی ہدایت کر کے وہ تو مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئیں' مگر سبک اس کے پاس ہی ٹک گئی تھی۔ وہ اتنی پیاری اور معصوم سی باتیں کر رہی تھی کہ کچھ دیر پہلے کی ساری کوفت جاتی رہی تھی۔

"میں نے امی بھائی سے کہا کہ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ آپ کے آفس میں اتنی پیاری لڑکی آتی ہے میں ان سے ضرور ملتی۔"

"تو انہوں نے کیا کہا؟" مومنہ نے مسکرا کر پوچھا۔

"Silly girl" اس نے بھاری آواز بنا کر ایبک کی نقل اتاری۔ تینوں ہی ہنس پڑی تھیں۔

"ڈیڈ۔" اس نے ہاتھ اٹھا کر آواز دی۔ زرک صاحب مسکراتے ہوئے پاس آئے۔ "یس؟"

"ڈیڈ ان سے ملیں یہ ہانیہ ہیں۔ امی بھائی کے آفس میں ہوتی ہیں۔ کتنی کیوٹ ہیں نا۔ میں نے ان کو اپنی فرینڈ بنا لیا ہے۔" وہ تیز تیز بول رہی تھی اور وہ مسکراتے ہوئے اسے سن رہے تھے۔ ہانیہ اور مومنہ نے اٹھ کر انہیں سلام کیا تھا۔ انہوں نے مسکرا کر جواب دیا۔ "اب میں جا سکتا ہوں؟"

"جسٹ آ منٹ" وہ اٹھ کر ان کے پاس گئی اور پنجوں کے بل اونچی ہو کر ان کے کان میں کچھ کہنے لگی' وہ تھوڑا سا اس کی طرف جھکے ہوئے تھے' اس کی بات سن کر انہوں نے باقاعدہ ہانیہ کو دیکھا تھا اور ان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔ پھر انہوں نے بھی اس سے سرگوشی میں کچھ کہا اور واپسی کے لیے مڑ گئے تھے۔ سبک بھی ان کے پیچھے ہی گئی اور کچھ ہی دیر میں ایبک کا ہاتھ پکڑ کر آتی دکھائی دی' ہانیہ تو ویسے ہی نروس ہو رہی تھی' اب تو سچ مچ پزل ہو گئی' جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھی اور کولڈ ڈرنک بھی سائیڈ پر رکھ دی۔ مومنہ ایبک کو آتے دیکھ کر واش روم کے بہانے کھسک گئی اور دیگر خواتین آپس میں مصروف تھیں۔

"امی بھائی' آپ ہانیہ کو بولیں کہ ولیمہ میں بھی ضرور آئیں اور ہمارے گھر بھی۔"

"گھر پر تو آپ انوائٹ کریں' ولیمہ سرمنی کے لیے میں آپ کو پرسنل انوائٹ کر رہا ہوں کہ آپ ضرور آئیں۔" وہ سبک سے اور ہانیہ سے بیک وقت مخاطب ہوا تھا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
CamScanner

"نہیں سر' میں ضرور آؤں گی۔" اس نے نظریں جھکائے جھکائے کہا تھا۔ سبک نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔ "اور ہمارے گھر؟"
"وہاں بھی آؤں گی ان شاءاللہ۔" اتنے میں سیل پر تایا جی کی کال آنے لگی' وہ اسے باہر بلا رہے تھے۔
"لوکے۔ میں اب چلوں۔"
"ہانیہ میں آپ کے ساتھ ایک Snap بنوالوں؟" اب وہ سٹپٹائی تھی۔ "مجھے دیر ہو جائیں گی۔"
"نہیں' بس فیو منٹس بھائی جلدی کریں۔" وہ ہانیہ کے ساتھ کھڑی ہوئی۔ ایبک نے اپنا سیل نکالا اور اس میں ان دونوں کی تصویر کھینچ لی تھی۔ اس نے اپنے چہرے کے تاثرات بالکل نارمل رکھے تھے کیوں کہ ہانیہ کی کیفیت دیکھ کر تو یہی لگ رہا تھا کہ وہ بے ہوش ہونے والی ہے۔
"اچھا اب تو جاؤں نا؟" وہ مری مری آواز میں بولی تھی سبک اس سے لپٹ گئی۔ "آئی لو یو ہانیہ' اینڈ سی یو۔"
اس نے مسکرا کر اس کے گال پر پیار کیا۔ بہت ہی پر خلوص بچی تھی۔ اسے واقعی بہت پیاری لگی۔ ایبک کے ساتھ باہر تک اسے چھوڑنے آئی تھی۔

☆ ☆ ☆

ولیمہ فنکشن میں اس کا سوٹ گرین اور بلیک کنٹراسٹ میں تھا۔ وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔ اس بار اسے کچھ اور ہی طرح سے ویلکم کیا گیا تھا۔ زرک تیمور اور ان کی مسز بہت پیار سے اس سے ملے تھے اور رومیصہ تیمور نے اسے اپنی چند دوستوں سے بھی ملوایا تھا۔ ایبک بلیک سوٹ میں اپنی شان دار لک کے ساتھ موجود تھا۔ اس سے سرسری سا ملنے کے بعد اسٹیج پر ہی مصروف رہا تھا' سبک البتہ اسے پورا ٹائم دے رہی تھی۔ آج اس کی وہ دوست بھی اس کے ساتھ تھیں جن سے اس نے ہانیہ کا تعارف کروایا تھا۔ وہ گفٹ دینے کے لیے اسٹیج پر آئی تو ایبک آکر اس کے بالکل ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔ "بوبی! یہ مس ہانیہ ہیں۔" ہیرک نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ "بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔"
"تھینک یو۔" اس نے مسکرا کر گفٹ اور بکے باری باری دونوں کے حوالے کیے۔
"آئیں' بیٹھیں نا۔" علیشا نے اپنے برابر ہاتھ رکھا۔
"نہیں' میں اب چلتی ہوں لیٹ ہو جاؤں گی۔"
"یہ ہمیشہ لیٹ ہونے کے ڈر سے لیٹ ہو جاتی ہیں۔" ایبک کے تبصرے پر وہ دونوں ہنس پڑے تھے جبکہ ہانیہ خفت سے سرخ پڑ گئی تھی۔ وہ مڑی تو علیشا کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔ "کتنی خوب صورت ہے یہ' ابھی بھی ٹھیک..." آگے وہ سن نہیں پائی' تیز تیز قدم اٹھاتی وہ ہال سے باہر جا رہی تھی۔
"کیا ہال میں بم بلاسٹ ہونے کی اطلاع آئی ہے جو آپ یوں اسپیڈ سے یہاں سے نکلنا چاہ رہی ہیں۔" اپنے بالکل پاس ایبک کی آواز سن کر یوں اچھلی کہ گرتے گرتے بچی تھی۔
"ریلیکس" وہ اس کے بالکل ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔
"سر پلیز' میں چلی جاؤں گی۔" اس نے اسے منع کرنا چاہا۔
"میں کب کہہ رہا ہوں کہ آپ ہمیشہ یہیں رہیں گی۔" وہ ہمیشہ کی طرح لاجواب ہو گئی۔
"آئیے۔" وہ اسے ساتھ لیے اپنی گاڑی تک آیا اور دروازہ کھول کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
"سر آپ زحمت نہیں کریں' میرے تایا جی آئے ہوئے ہیں انہوں نے کہا تھا میں گفٹ دے کر آجاؤں' وہ یہیں ہوں گے۔" اس نے سر گھما کر چاروں طرف دیکھا۔
"وہ جا چکے ہیں۔" وہ بہت رسان سے بولا تھا۔ ہانیہ کی متلاشی نگاہیں تھک کر ایبک کے چہرے پر آ ٹکیں جو بہت اطمینان سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا' اس نے رخ موڑ لیا تھا اس کے موبائل پر رنگ ٹیل ہونے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM
CamScanner

لگی۔ تایا جی تھے۔

"ہانیہ بیٹا میں تمہیں بتا نہیں سکا' مجھے ایمرجنسی میں اسپتال آنا پڑا ہے' میرے دوست شفاعت کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے' تم آجاؤ گی یا میں عرصم سے کہہ دوں۔"

"میں آرہی ہوں تایا جی۔" اس نے فون بند کر دیا۔ ہمیشہ وہ نئے سرے سے دکھ محسوس کرتی تھی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ عادی ہو جاتی پر وہ نہیں ہوتی تھی۔ اب بھی دل میں یہی خیال آرہا تھا کہ اگر سمانہ یہاں اس کی جگہ ہوتی تو کیا تب بھی تایا جی یونہی چلے جاتے اس کا کھلا ہوا چہرہ مرجھا گیا تھا۔ ایبک بہت غور سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔ "چلیں آئیں' میں آپ کو پہنچا دوں۔"

"آپ کو زحمت ہو گی۔"

"Don't mention" وہ اپنی گاڑی نکال کر روش پر لے آیا۔ وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔

"آپ کو ہماری فیملی' آئی مین۔ میرے بہن بھائی' مام ڈیڈ سب کیسے لگے۔"

"بہت اچھے بہت ہی اچھے ہیں سب۔"

"اور میں' میں کیسا ہوں؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ ہانیہ کے چہرے پر سرخی لہرائی "آپ بھی بہت اچھے ہیں سر۔"

"اپنی تعریف تو میں نے زبردستی کروائی ہے' پھر بھی تھینکس۔" اس کے شرارت سے کہنے پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اور یہی ایبک چاہ رہا تھا کہ وہ افسردگی جو اس پر چھا گئی ہے وہ دور ہو جائے۔

☆ ☆ ☆

ہیرک کی شادی کے بعد وہ لندن چلا گیا تھا۔ تقریباً دو ہفتوں کے بعد واپس آیا تھا۔ آتے ہی اس نے فون کر کے ہانیہ کو اندر بلایا تھا۔

"اوہ۔ بہت دن ہو گئے دیکھے ہوئے' آتے ہی بلا لیا۔" مومنہ شرارت سے کھنکاری تھی۔ وہ بغیر کوئی جواب دیے آگے بڑھ گئی۔ دروازہ ناک کر کے آئی تو وہ فون پر مصروف تھا۔ اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے اس نے فون تھمایا تو سیل فون گنگنانے لگا تقریباً" دس منٹ وہ بات کرتا رہا' اسے بند ہی کیا تھا کہ اکرام صاحب آگئے۔ ظاہر ہے وہ اتنے دن بعد آیا تھا تو کام بھی پیچھے ٹھیک ٹھاک جمع ہو گیا تھا۔ ان سے ڈسکشن کرتے ہوئے پندرہ منٹس مزید گزر گئے' وہ رخصت ہوئے تو وہ لمبی سانس لیتا اس کی طرف متوجہ ہوا جو کب سے چپ چاپ بیٹھی اپنے بلوائے جانے کی وجہ جاننے کی منتظر تھی۔

"کیسی ہیں آپ اور کام کیسا چل رہا ہے؟"

"سب ٹھیک ہے سر۔"

"آپ سے کچھ پرسنل سوال پوچھ سکتا ہوں؟"

"پرسنل سوال؟" اس کا دل دھڑک گیا۔ "جی سر"

"آپ جاب کیوں کرتی ہیں؟"

"جی سر؟" وہ حیران رہ گئی تھی اس سوال پر۔

"آپ کے انکل تو ویل آف ہیں' ان کی اپنی بیٹی بھی کوئی جاب وغیرہ نہیں کرتی تو آپ کیوں کر رہی ہیں' کیا وہ آپ کو سپورٹ نہیں کرتے؟"

"میرے خیال میں یہ بہت زیادہ پرسنل ہے۔" وہ خشک لہجے میں اپنی طرف سے بات ختم کرتے ہوئے بولی۔

"آپ گھر بیٹھنے کو قید سمجھتی ہیں؟"

"پلیز سر' یہ میرا اپنا پرسنل میٹر ہے۔" وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ "میں جا سکتی ہوں اب۔"

وہ سپاٹ تاثرات کے ساتھ اسے دیکھتا رہا۔ وہ الجھی الجھی سی باہر آگئی تھی۔

☆ ☆ ☆

دن بہ دن ایبک کا رویہ بدلنے لگا تھا' وہ بلاوجہ ہی ہانیہ کو جھڑک دیتا تھا' اس کے کاموں میں نقص نکالنے لگا۔

"یہ کیا کیا ہے آپ نے۔ یہ دیکھی ہیں آپ نے اپنی غلطیاں۔ میں کیا یہی ٹھیک کرتا ہوں گا' پھر آپ کیا کرنے آتی ہیں۔ دماغ کہاں ہوتا ہے آپ کا؟" اس

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
CamScanner

نے فائل زور سے سامنے ٹیبل پر پٹخی تھی۔ ہانیہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئی۔

"اب کھڑی کیا دیکھ رہی ہیں' جائیں یہ سب ٹھیک کرکے آئیں۔" وہ فائل لے کر آ گئی' اس کی ٹانگیں کپکپا رہی تھیں اور چہرے کا رنگ زرد ہو رہا تھا' اس کے پوائنٹ کیے ہوئے الفاظ کو دوبارہ سے صحیح کیا۔ اندر آئی تو اکرام صاحب اور اسرار صاحب کو بیٹھے دیکھ کر اسے مزید گھبراہٹ نے آن گھیرا۔ ان کے سامنے بھی اگر سر نے کچھ کہہ دیا تو وہ تو مارے شرمندگی کے مر جائے گی۔ اس نے فائل ایبک کے سامنے رکھی۔ اس نے ایک نظر اس پر ڈالی اور فائل کھول کر دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے آپ جائیں۔" اس بار لہجے میں نرماہٹ تھی۔ وہ اثبات میں سر ہلا کر تیزی سے باہر آئی تھی۔ مومنہ اس کے پاس آئی۔

"کیا ہوا ہانیہ! کیا سر نے کچھ کہا ہے؟"

"نہیں' بس کچھ غلطیاں ہو گئی تھیں' وہ ٹھیک کی ہیں۔"

"مجھے تو تم ٹھیک نہیں لگ رہیں' کیا بات ہے؟"

"طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ میں گھر جا رہی ہوں۔" اس نے ہینڈ بیگ اٹھایا اور مسز جنید سے اجازت لے کر گھر آ گئی۔ اپنے کمرے میں آ کر وہ بری طرح سے رو پڑی تھی۔ پتا نہیں وہ کیوں اتنا بدل گیا تھا۔ کیوں اس کی اس طرح انسلٹ کر رہا تھا۔ وہ یہ سب برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

☆ ☆ ☆

گھر میں خاصی چہل پہل سی تھی۔ تائی جی کا موڈ بھی خاصا اچھا رہنے لگ گیا تھا۔ اس کے ساتھ بھی کچھ ہنس بول لیتی تھیں۔ یہ راز اس دن کھلا جب انہوں نے اسے بتایا کہ اس اتوار کو سمانہ کی منگنی ہے۔ "کہاں اور کس کے ساتھ" یہ نہ انہوں نے بتایا نہ اس نے پوچھا۔ اسے شریک کیا جا رہا تھا یہی بڑی بات تھی۔

منگنی کا فنکشن بڑے پیمانے پر ہو رہا تھا' اس لیے ہوٹل میں ارینجمنٹ کی گئی تھی۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ لڑکے والے کوئی زوردار پارٹی تھے۔ اسے بھی ظاہر ہے شرکت کے لیے اچھی طرح ڈریس اپ ہونا تھا' تو یہ عرصم کے ساتھ بازار آئی تھی' وہ گاڑی سے اتر رہی تھی جب اس کی نظر ایبک پر پڑی۔ وہ اس شاپنگ مال سے باہر آ رہا تھا۔ عرصم گاڑی پارکنگ میں لے گیا تھا۔ وہ اکیلی ہی آگے آئی۔

"السلام علیکم سر۔"

"وعلیکم السلام' یہ کون تھے آپ کے ساتھ؟"

"سر۔ وہ میرے کزن ہیں عرصم بھائی۔"

"بھائی؟" اس نے طنزیہ اسے دیکھا۔ "اور کتنے بھائی ہیں آپ کے؟"

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں سر؟" اس بار اس کا لہجہ بھی تیز ہو گیا تھا۔

"آپ اچھی طرح سمجھ چکی ہیں۔" وہ تلخی سے کہتا تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔ وہ سن سی کھڑی رہ گئی تھی۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ وہ اس پر شک کر رہا تھا۔ اس کی کس بات' کس حرکت سے اسے' اس پر شک ہوا تھا۔ وہ اپنے چکراتے دماغ کے ساتھ سوچ رہی تھی اور مزید الجھ رہی تھی کہ عرصم نے اسے چونکایا۔ "ہانیہ' کیا یہیں کھڑی رہو گی۔"

☆ ☆ ☆

وہ سب تیار ہو کر ہوٹل پہنچے تو تائی جی نے اسے اپنی بہن کے پاس بٹھا دیا' وہ ان کے ساتھ باتوں میں ایسی الجھی کہ لڑکے والوں کے آنے کا پتا ہی نہیں چلا۔

"لڑکا تو ماشاء اللہ سے بہت ہی پیارا ہے۔ بہت اچھا کپل بنا ہے دونوں کا۔" آنٹی کے کہنے پر اس نے چونک کر اسٹیج کی طرف دیکھا اور ایک لمحے کو تو آنکھوں میں اندھیرا اتر آیا۔ سمانہ کے ساتھ ایبک بیٹھا ہوا تھا۔

"تو یہ وجہ تھی اس کے بدلنے کی۔"

اس نے دکھ سے سوچا۔ اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ چہرے کا رنگ خطرناک حد تک سفید ہو چکا تھا۔ ابھی تو اس نے اس کے حوالے سے خواب دیکھنے ہی شروع کیے تھے' ابھی تو اسے اپنا سمجھنے کی خوشی کو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
CamScanner

محسوس بھی نہیں کرپائی تھی کہ وہ پرایا بھی ہو گیا تھا۔ اسے خود پر قابو پانا بہت مشکل لگ رہا تھا‘ مگر یہاں کوئی ایسی جگہ بھی نہیں تھی جہاں وہ چھپ سکتی۔ اتنے میں عرصم اسے بلانے آگیا۔ ”ممی بلا رہی ہیں۔“

وہ اٹھ کر اس کے ساتھ چل پڑی۔ عرصم اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا‘ کچھ باتیں بھی کر رہا تھا جو اس کے سر پر سے گزر رہی تھیں‘ اپنی کپکپاتی ٹانگوں پر قابو پاکر وہ اسٹیج پر پہنچی جہاں تائی جی اور رومیصہ آنٹی موجود تھیں۔ بہت پیار سے اس ملیں۔

”آؤ ہانیہ‘ بہن کے ساتھ مووی بنواؤ‘ تصویر کھنچواؤ۔“ کیسا شہد جیسا لہجہ تھا‘ لیکن وہ اس کی لذت سے بے بہرہ ہو چکی تھی۔ حالانکہ وہ بہت کوشش کر رہی تھی خود پر قابو پانے کی‘ مگر دل و دماغ میں کوئی ربط ہی نہیں تھا۔ وہ سمانہ کے ساتھ بیٹھی اور کچھ ہی دیر میں اٹھ گئی۔ کھانا شروع ہوا تو وہ پلیٹ میں تھوڑے سے چاول ڈال کر چمچہ سے ادھر ادھر کرتی رہی۔ کھانے کے لیے جس خواہش کی ضرورت تھی‘ وہ اسے تھی ہی نہیں۔

”ہانیہ میں آپ کو جوائن کر سکتی ہوں۔“ رومیصہ کی آواز پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

”جی جی آنٹی“ وہ اس کے پاس بیٹھ گئیں‘ اس نے پلیٹ ان کی طرف بڑھائی انہوں نے مسکرا کر تھامی۔

”آپ سبک کا نہیں پوچھیں گی؟“ اس نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔

”وہ امریکا گئی ہوئی ہے‘ ببرک اور علیشا کے ساتھ‘ وہاں اپنی آنٹی کے پاس ایک مہینے تک کے لیے گئی ہے‘ ایبک نے اتنی جلدی مچائی کہ ان کی غیر موجودگی میں ہی یہ فنکشن کرنا پڑ گیا۔ اب اسے پتا چلے گا تو بہت شور کرے گی۔“ وہ مسکراتے ہوئے بتا رہی تھیں۔ وہ بہت مشکل سے ہلکا سا مسکرائی تھی۔

”آپ ٹھیک تو ہیں؟“ انہوں نے اب غور سے اسے دیکھا تھا۔

”جی ٹھیک ہوں۔“ وہ سنبھل کر بیٹھی۔

”مجھے تو کچھ اپ سیٹ سی لگ رہی ہیں۔“

”نہیں‘ ٹھیک ہوں‘ بس کچھ سست ہو رہی ہوں۔“ اس نے مسکرا کر ٹالنے کی کوشش کی تھی‘ وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہیں‘ پھر کھانے کی طرف توجہ کر لی تھی۔

✡ ✡ ✡

وہ دو دن آفس نہیں جاپائی تھی‘ اپنے آپ کو سمجھانے کے لیے دو دن کافی تو نہیں‘ پھر بھی بہت حد تک اس نے خود پر قابو پالیا تھا۔ ایبک نے اس سے کوئی وعدے نہیں کیے تھے حتیٰ کہ محبت کا اظہار تک نہیں کیا تھا پھر وہ خوش فہمیوں میں گھری تو اس کی اپنی غلطی۔ اس نے اپنے لیے بہرحال اپنے اسٹینڈرڈ کی لڑکی ہی چنی تھی۔ یہ ایک حقیقت تھی جسے تسلیم کرنا ہی وقت کا تقاضا تھا۔ ایبک اور سمانہ اکثر باہر ملنے لگے تھے سمانہ کی توجہ خود پر بہت بڑھ گئی تھی۔

اس دن بھی وہ ڈنر پر اس کے ساتھ باہر گئی ہوئی تھی۔ ہانیہ اپنے آفس کے لیے کپڑے پریس کر کے ہینگ کر رہی تھی جب کال بیل کی آواز گونجی۔ گھر پر کوئی بھی نہیں تھا۔ تایا جان اور تائی جی کسی کے انتقال پر گئے ہوئے تھے اور عرصم اپنے دوستوں کے ساتھ سی ویو گیا ہوا تھا سو ہانیہ ہی کو گیٹ پر آنا پڑا تھا۔ ”کون؟“

”ہانی‘ میں ہوں سمانہ۔“ اس نے گیٹ کھولا‘ سمانہ کے پیچھے ایبک بھی تھا‘ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ وہ لاؤنج میں آگئے۔

”ہانیہ کافی پلوادو یار۔“ وہ سر ہلاتی ہوئی کچن میں آگئی۔ دودھ بوائل کرتے‘ کافی پھینٹتے ہوئے کتنے ہی آنسو اس کے گالوں کو بھگوتے رہے۔ اسے اندازہ ہی نہیں ہوا۔ کافی تیار کر کے اس نے چینی الگ سے رکھی اور اچھی طرح سے منہ صاف کر کے ٹرے لے کر لاؤنج میں آگئی۔ سمانہ نہیں تھی‘ وہ اکیلا بیٹھا اپنے سیل کو چیک کر رہا تھا۔ اس نے ٹرے ٹیبل پر رکھی۔ ”کتنی چینی سر؟“

وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ ”ایک چمچہ“ اس نے ایک چمچہ چینی ملا کر کپ اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے کپ یوں تھاما کہ ہانیہ کی انگلیاں بھی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
CamScanner

اس کی گرفت میں چلی گئیں، اس کے تو پورے جسم میں کرنٹ دوڑ گیا اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ کھینچا اور کھڑی ہو گئی۔

"آپ کے چولہے سے کیا دھواں بھی نکلتا ہے؟"

"جی؟" اس نے حیرت سے ایبک کو دیکھا۔

"آپ کی آنکھیں اتنی ریڈ کیوں ہو رہی ہیں؟" ہانیہ کے ہونٹ بھینچ گئے تھے۔ وہ اسے بتا رہا تھا کہ اس کی آنکھیں رونے کی چغلی کھا رہی ہیں۔ اتنے میں سمانہ اندر داخل ہوئی۔

"سوری ایبک، میری فرینڈ کی کال آ گئی تو دیر ہو گئی۔"

"میں بھی اب چلتا ہوں۔" وہ کھڑا ہو گیا۔

"کیوں؟ ابھی کچھ دیر تو بیٹھو۔" سمانہ نے اصرار کیا۔

"مجھے کچھ کام ہے ڈیڈ بھی ویٹ کر رہے ہیں۔"

ہانیہ جاتے جاتے رک گئی۔ "سر آپ نے کافی تو پی ہی نہیں۔"

"بہت کڑوی ہے۔ شاید چینی کی جگہ نمک ڈال دیا آپ نے۔" اسے تو ہانیہ کو دیکھنے کا بہانہ مل گیا تھا۔ بغیر سمانہ کا خیال کیے وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔ ہانیہ نے گھبرا کر سمانہ کو دیکھا، وہ کافی کا سپ لے رہی تھی۔

"کافی تو ٹھیک ہے۔" وہ کچھ حیرت سے بولی۔

ایبک نے کندھے اچکائے۔ "مجھے تو یوں لگا جیسے دودھ کے بجائے آنسو استعمال کیے ہوں۔ اینی وے میں چلتا ہوں، بائے۔"

وہ پلٹ گیا۔ سمانہ اس کے پیچھے گئی تھی۔ ہانیہ اپنے کمرے میں آ گئی۔ تکیے پر سر رکھ کر اس نے سارے آنسو بہا دیے تھے۔ ہر بار ایبک اور سمانہ کو ساتھ دیکھ کر اس کی یہی حالت ہوتی تھی۔ اس پر ستم یہ کہ وہ اس کی کیفیت سمجھ لیتا تھا اور پھر بھی اسے دکھ پہنچاتا تھا۔ کتنا بدل گیا تھا وہ کاش اسے بھی صبر آ جائے۔

☼ ☼ ☼

علشا کی طرف سے خوشخبری سننے کو ملی تو معصومہ نے ایک چھوٹی سی تقریب رکھی تھی اور ان سب کو بھی انوائٹ کیا تھا، سب گئے تھے سوائے ہانیہ کے اس کے نہ جانے سے کسی کو کوئی فرق پڑتا بھی نہیں تھا۔ وہ کھانا کھا کر چائے لے کر کمرے میں آئی تو اس کے سیل پر بیل ہو رہی تھی۔ اس نے بغیر دیکھے آن کر لیا۔ "ہیلو"

"ہیلو ہانیہ! میں ایبک بات کر رہا ہوں۔"

ہانیہ کو جھٹکا سا لگا اور وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"جی سر؟"

"آپ کیوں نہیں آئیں؟"

"جنہیں جانا چاہیے تھا، وہ تو چلے گئے، میرا جانا کوئی ایسا ضروری تو نہیں تھا۔"

"معصم تو آئے ہیں۔"

"تو؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"تو آپ کو بھی تو آنا چاہیے تھا۔"

"اچھا معصم بھائی جہاں جائیں گے، مجھے بھی وہاں جانا ہو گا۔ کیوں، میری تو سمجھ میں نہیں آیا۔ اب ان کی بہن کی سسرال میں پارٹی ہے تو انہوں نے جانا ہی تھا۔"

"آپ کا کوئی ریلیشن نہیں۔ ان سے، ہم سے؟" وہ کچھ دیر کے لیے چپ رہ گئی تھی۔ اس نے بھی بات بدل دی۔

"چلیں جانے دیں، یہ بتائیں آپ آ رہی ہیں تو میں ڈرائیور کو بھیج دوں۔"

"نہیں سر بہت بہت شکریہ آپ کے پوچھنے کا۔ میں اب سونے لگی ہوں۔"

"نیند آ جاتی ہے آپ کو؟" اس کا لہجہ بہت عجیب تھا۔

"جی۔" وہ اچنبھے سے بولی تھی۔ "کیا مطلب؟"

"کچھ نہیں۔ چھوڑیں، گڈ بائے اینڈ گڈ نائٹ۔"

اس نے فون بند کر دیا۔ وہ حیران پریشان فون ہاتھ میں لیے کتنی ہی دیر بیٹھی رہ گئی تھی۔

☼ ☼ ☼

دو دن سے سمانہ نہ صرف گھر پر تھی بلکہ اس کے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔ "ہانی! ایبک مجھ سے ناراض ہو گیا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
CamScanner

ہے پلیز تم میری طرف سے اس سے معذرت کرو اور اسے منا دو۔" وہ تو بدک ہی گئی۔

"میں کیوں مناؤں، تم دونوں کا آپس کا معاملہ ہے، تم خود مناؤ۔"

"پلیز ہانی، وہ نہ تو مجھ سے مل رہا ہے نہ میرا فون ہی اٹینڈ کر رہا ہے، تم تو اس کے پاس کام کرتی ہو تمہاری تو وہ بہت ریسپکٹ کرتا ہے۔"

"تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ مجھے اپنے اتنے ذاتی معاملے میں بولنے کی اجازت دیں گے۔"

"وہ کچھ نہیں کہے گا، مجھے پتا ہے نا وہ تم سے کتنی۔۔۔" وہ یک دم رکی تھی۔ ہانیہ نے بری طرح چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"آئی مین وہ تمہاری بہت عزت کرتا ہے، تمہارے متعلق کوئی بات بھی کرتا ہے تو بڑے احترام سے۔"

ہانیہ چپ چاپ اسے دیکھتی رہی۔

"کیا ہوا؟ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو، بات کرو گی نا۔"

"دو دن سے سر آفس بھی نہیں آرہے، میں کیسے بات کروں۔" وہ آہستگی سے بولی تھی۔

"تم اس کے گھر چلی جاؤ، وہاں بات کرلو۔"

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے سمانہ، میں کیوں وہاں جاؤں گی؟"

"تو وہ تمہاری بہن کا سسرال بھی ہے، تم کیوں نہیں جاسکتیں۔" (آج وہ بہن ہوگئی) "تم رومیصہ آنٹی سے بات کرلو، وہ سمجھالیں گی۔"

"پاگل تو نہیں ہوگئی۔ یہ میرا اور ایبک کا ایشو ہے، اسے میں ان سے کیسے ڈسکس کرسکتی ہوں۔"

"تو میں بھی تو تھرڈ پرسن ہوں، میں کیسے بات کرسکتی ہوں۔"

"نہیں تمہارے لیے تو ایبک بہت کرٹسی شو کرتا ہے۔ تمہاری بات وہ آرام سے سن لے گا۔"

ایک تیر ہانیہ کے سینے میں پیوست ہوا تھا، کسی نہ کسی طرح دباؤ ڈال کر سمانہ نے اسے رضامند کر ہی لیا تھا اگرچہ دل تو چاہتا تھا کہ دے میری بلا سے، مگر دریا میں رہ کر مگر مچھ سے بیر بھی تو نہیں رکھا جاسکتا نا۔ سمانہ اچھی اپنے مطلب کے لیے بنی ہوئی تھی۔ وہ اس کی ناراضی سے بچنے کے لیے ناچار اس کے ساتھ ایبک کے محل جیسے گھر میں چلی آئی۔ سمانہ اسے ڈراپ کرکے چلی گئی تھی۔ وہ پہلی بار وہاں آئی تھی۔ ملازم اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا کر ایبک کو اطلاع دینے چلا گیا تھا۔ وہ ایک صوفے پر بیٹھ کر ڈرائنگ روم کا جائزہ لینے لگی۔

"چھوٹے صاحب آپ کو اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں۔" وہ چونک کر کھڑی ہوگئی۔ "کیوں، انہیں یہاں بلائیں نا آپ۔"

"ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، اس لیے وہ آپ کو بلا رہے ہیں۔" وہ کچھ دیر کو مگو کی کیفیت میں کھڑی رہی پھر اثبات میں سر ہلا کر ملازم کے پیچھے چل پڑی تھی۔

"اور لوگ کہاں ہیں۔"

"جی وہ سب تو امریکا گئے ہوئے ہیں اپنے بڑے بیٹے کے پاس۔" وہ ٹھٹک کر رک گئی۔ "گھر پر صرف سر ایبک ہیں۔"

"ہم سب بھی ہیں جی۔" وہ اس کی کم علمی پر مسکرایا۔ ساتھ ہی طویل کاریڈور کے ایک کمرے کے دروازے پر دستک دی تھی۔ "پلیز، کم ان۔"

ملازم نے دروازہ کھول کر ہانیہ کو اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا، وہ جھجکتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ بہت شاندار بیڈ روم، اس کے بیچوں بیچ کھڑا وہ شاندار بندہ، ایک دم پرفیکٹ۔

"السلام علیکم سر۔"

"وعلیکم السلام۔ آئیے مس ہانیہ۔"

"آپ کی طبیعت کیسی ہے سر۔" وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"اب تو ٹھیک ہوں۔" وہ بھی سامنے بیٹھ گیا تھا۔

ہانیہ کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ آگے کیا بات کرے۔ ڈائریکٹ موضوع پر آنا تو بہت مشکل تھا۔ پچھلے دنوں ایبک کا جو اس سے رویہ رہا تھا وہ بھی حوصلہ شکن تھا اور سمانہ سے منگنی کے بعد تو اس نے خود بھی اس سے کترانا شروع کر دیا تھا، وہ بھی شاید قسم کھا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
CamScanner

کر بیٹھا تھا کہ وہ بولے گی تو ٹھیک ورنہ یونہی چپ چاپ بیٹھے رہنا ہے۔

"آنٹی اور سبک کہاں ہیں؟" اب کچھ تو کہنا تھا ورنہ ملازم بتا چکا تھا۔

"سب امریکا گئے ہوئے ہیں۔" اس کے ہونٹوں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی، وہ یقیناً محظوظ ہو رہا تھا۔

"کب تک آئیں گے؟"

"شاید... اگلے ہفتے تک" پچھلے دنوں کی بہ نسبت موڈ خاصا خوش گوار تھا۔ ہانیہ کا حوصلہ بڑھا۔

"سر سمانہ بہت پریشان ہے، اس سے شاید کچھ غلط ہو گیا ہے، وہ آپ سے ایکسکیوز کرنا چاہتی ہے، مگر آپ شاید اس کا فون اٹینڈ نہیں کر رہے تو اس نے مجھے بھیجا ہے۔"

"تو اس لیے آئی ہیں آپ" اس کے ماتھے پر بل پڑا۔

"وہ کہہ رہی تھی کہ آپ اس سے ناراض ہو گئے ہیں تو..."

"تو اس نے آپ کو بھیجا منانے کے لیے۔ اسے کیسے پتا تھا کہ آپ منا لیں گی۔" اس کے لہجے میں سختی آگئی تھی۔ ہانیہ کی پیشانی پر پسینہ چمکنے لگا۔ مارے شرمندگی کے وہ اٹھ گئی۔

"سوری سر! اس نے کہا تھا کہ میں آپ سے اس کی طرف سے سوری کروں، آپ اس کا فون اٹینڈ کر لیں تو وہ خود..."

"یہ میرا اور اس کا مسئلہ ہے۔" وہ سرد مہری سے بولا۔

"ٹھیک ہے سر! میں چلتی ہوں۔"

وہ مڑنے لگی تھی کہ ایبک نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ ہانیہ کو لگا جیسے انگارہ اس کے ہاتھ سے آلگا ہو۔ اسے یقیناً سخت بخار ہو رہا تھا۔ ہانیہ نے سر اٹھا کر دیکھا اس کا چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا۔ اس کی ساری شرمندگی و غصہ بھاپ بن کر اڑ گیا۔

"آپ میڈیسن لے کر آرام کریں، آپ کو تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔"

"آپ فرسٹ ٹائم آئی ہیں تو ایسے کیسے جا رہی ہیں۔"

"نہیں سر کوئی تکلف نہیں، پھر سمانہ کے آنے کے بعد تو آنا جانا لگا ہی رہے گا، آپ پلیز میڈیسن لیں۔"

"میں چائے منگواتا ہوں، پھر میڈیسن لے لوں گا، بیٹھیں۔" اس نے انٹرکام پر ہدایات دیں۔ جب تک وہ بیٹھ چکی تھی۔ وہ بھی آکر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ ہانیہ نے گھبرا کر پیچھے کھسکنا چاہا، لیکن ایبک نے اس کے کندھوں پر بازو پھیلا کر اس کی یہ کوشش ناکام کر دی تھی۔ "ریلیکس ہانیہ۔"

ہانیہ پر گھبراہٹ طاری ہو گئی تھی، اس کا لمس، اس کی خوشبو اس کے حواسوں پر غالب ہو رہی تھی۔ اس نے اپنے کانپتے ہاتھ گود میں رکھ لیے۔ ایبک نے اس کا ہاتھ تھام کر سامنے کیا۔

"آپ کے ہاتھ بہت خوب صورت ہیں، ہونے بھی چاہئیں، آپ خود جو اتنی خوب صورت ہیں کہ کسی کا ایمان بھی خراب کر سکتی ہیں۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بڑی دلکشی سے مسکرایا۔ ہانیہ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اسے ہوا کیا ہے، کہاں تو وہ اس سے سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتا تھا اور کہاں یہ رویہ۔ وہ کسمسا کر پیچھے ہونا چاہتی تھی، مگر ایبک پوری طرح متوجہ تھا، اس کی گھور سیاہ آنکھوں میں ستارے سے چمک رہے تھے، ایک انوکھا جذبہ، کوئی الگ سا تاثر تھا ان میں۔ اسی وقت دستک ہوئی۔ وہ گہری سانس لیتا ہوا اٹھ گیا۔ ملازمہ چائے کی ٹرالی لائی تھی۔

"اوکے آپ جائیں آپ۔"

دروازہ بند کر کے وہ دوبارہ اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

"چائے آپ بنائیں گی یا میں بناؤں؟"

"جی سر، میں بناتی ہوں۔" اس نے دو کپوں میں چائے بنائی اور اپنا کپ لے کر چائے کے دو تین سپ لیے۔

"یہ بھی لیں نا، یہ سب دیکھنے کے لیے تو نہیں رکھا۔" ایبک نے ٹیبل پر موجود لوازمات کی طرف اشارہ کیا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
CamScanner

"نہیں، میں صرف چائے لوں گی۔" وہ جلد از جلد چائے پی کر یہاں سے جانا چاہتی تھی۔

"میں بھی صرف چائے پیوں گا۔" اس نے آرام سے ہانیہ کے ہاتھ میں موجود کپ خود لے لیا اور اسی میں سے پینے لگا۔ وہ بھونچکا رہ گئی تھی۔ تھوڑی سی پی کر کپ دوبارہ ہانیہ کو پکڑا دیا۔

"پئیں۔"

"نہیں سر میں نے بس کر دی۔"

"کیوں، کپ تو ختم کریں اور جھوٹا کھانے پینے سے محبت بڑھتی ہے۔" اس نے کپ اس کے ہونٹوں سے لگا دیا۔ ہانیہ نے بمشکل ایک گھونٹ حلق سے اتارا۔

"سر۔"

"جی سر کی جان؟" وہ مزید سٹپٹا گئی۔ سر کو کیا ہو گیا تھا۔ کیسی بہکی بہکی باتیں اور حرکتیں کر رہے تھے۔

"آپ کچھ کھالیں پھر میڈیسن۔"

"اف آپ ڈاکٹر کیوں نہیں بنیں۔ جب سے آئی ہیں میڈیسن، میڈیسن، آپ بھی تو کچھ لیں پھر میں بھی لیتا ہوں۔" وہ تو ہرگز یہ رسک نہیں لے سکتی تھی، چائے والا عمل اگر کباب بسکٹ کے ساتھ دہرایا جاتا، وہ گھبرا کر کھڑی ہو گئی۔

"میں اب جاؤں سر، کافی دیر ہو گئی ہے۔"

"سمانہ کو کیا بتائیں گی، مجھے منایا تو نہیں آپ نے۔" ہانیہ نے حیرت سے اسے دیکھا، وہ تو سمجھی تھی کہ وہ ناراضگی ختم کر چکا ہے۔

"چلیں مجھے منائیں۔" وہ ڈٹ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ ہونٹوں پر شریر سی مسکراہٹ تھی۔ ہانیہ بھی بے اختیار مسکرا دی۔

"میں آپ سے سمانہ کی طرف سے معافی مانگتی ہوں، پلیز سر اس سے جو بھی گستاخی ہوئی ہے، اس کے لیے اسے معاف کر دیں۔"

"اونہوں، یہ تو ایپلیکیشن ہے، جیسے اسکول میں دی جاتی ہے۔"

"تو آپ ہی بتا دیں۔" اب وہ زچ ہو گئی تھی۔

"بڑے افسوس کی بات ہے ویسے کہ آپ کو منانا بھی نہیں آتا، آپ سے ناراض بھی سوچ سمجھ کر ہونا چاہیے، خیر میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کس طریقے سے آپ کو مجھے منانا چاہیے تھا۔"

بڑے آرام سے اس نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ ہانیہ کو تو 440 والٹ کا کرنٹ لگا تھا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔"

"ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔" وہ بڑے معنی خیز انداز میں مسکرایا۔ ہانیہ کو اب صورت حال کی سنگینی کا اندازہ ہوا۔ اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی، مگر اس نے اپنی گرفت مزید سخت کر دی تھی۔

"آپ بہت غلط کر رہے ہیں سر۔"

"محبت اور جنگ میں کچھ بھی غلط نہیں ہوتا۔" اس کے پاس ہر بات کا جواب موجود تھا۔

"محبت تو آپ سمانہ سے کرتے ہیں نا؟"

"آپ کو اچھی طرح پتا ہے کہ میں کس سے محبت کرتا ہوں۔" وہ اس کی اس بات پر اتنی حیران ہوئی کہ سب کچھ بھول کر ہکا بکا سی اسے دیکھنے لگی۔ وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے اس پر جھکا اور اس کی حیرت سے کھلی آنکھوں میں جھانکا۔ "آپ اتنی سرپرائزڈ کیوں ہیں۔ کیا نہیں جانتیں کہ مجھے کس سے محبت ہے؟"

ہانیہ نے بے اختیار نظریں پھیر لی تھیں۔ دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ اتنی غیر متوقع بات نے اس کی مزاحمت کو کمزور کر دیا تھا۔ اسے ڈھیلا پڑتے دیکھ کر ایبک کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔ اس نے دوسرے ہاتھ سے اس کے بالوں میں لگا کیچر کھول دیا۔ گھنے، لمبے بال آبشار کی طرح اس کی پشت پر موجود ایبک کے بازو پر گرے تھے۔ اس نے نرمی سے انہیں سہلایا۔ "بیوٹی فل" وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا، ہانیہ کو پھریریاں سی آ رہی تھیں۔ بہت مشکل سے اس نے کہا۔

"سر پلیز مجھے جانے دیں، بہت دیر ہو گئی ہے، سمانہ انتظار کر رہی ہوگی۔" اس کی آواز بھی کانپ رہی تھی۔ وہ بغیر کوئی جواب دیے جھکا اور اس کے گال کو

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

CamScanner

چھولیا۔ ہانیہ تڑپ کر پیچھے ہوئی' مگر کتنی پیچھے' اس نے دوسرا ہاتھ اس کے سر کے نیچے رکھ کر اسے مزید نزدیک کرلیا۔ ہانیہ اس کے بازوؤں میں پھڑپھڑا رہی تھی' مگر رہائی کی کوئی صورت نہیں تھی۔ اچانک اس کا سیل فون بجنے لگا' نہ چاہتے ہوئے بھی ایبک کا دھیان بٹ گیا تھا۔ ہانیہ نے مہلت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دانت اس کے بازو میں گاڑ دیے تھے۔ وہ سی کرکے پیچھے ہٹا تھا۔

ہانیہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی' لیکن اس نے بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے اسے پھر سے اپنی گرفت میں لے لیا اور کھینچتا ہوا اپنے بیڈ پر لے آیا تھا۔ وہ بری طرح مزاحمت کررہی تھی' اس نے چیخنے کے لیے بھی منہ کھولا تھا' مگر ایبک کا ہاتھ اس کے منہ پر جم گیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اس کی ہر مزاحمت دم توڑ گئی۔ اس کے تنے ہوئے اعصاب اتنا دباؤ برداشت نہ کرسکے اور وہ بے ہوش ہو کر اس کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔

☆ ☆ ☆

وہ صرف بے ہوش نہیں ہوئی تھی' اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوگیا تھا۔ پندرہ دن اسے ہاسپٹلائزڈ رکھا گیا۔ گھر آنے کے بعد بھی اس کی ذہنی کیفیت ٹھیک نہیں تھی۔ چپ چاپ اپنے کمرے میں پڑی رہتی۔ کسی نے بات کی تو دل چاہا۔ جواب دے دیا ورنہ خاموشی' لیکن جہاں کہیں بات کرتے ہوئے کسی نے اسے ہاتھ بھی لگا دیا تو وہ چیخنا شروع کردیتی تھی۔

"چھوڑو مجھے' دور ہوجاؤ' مت چھوؤ مجھے۔"

"توبہ ہے' یہ تو اودھم مچا دیتی ہے۔" تائی امی بڑبڑائیں۔

"خدا کا خوف کرو شیریں' پتا نہیں بچی کس کیفیت سے گزر رہی ہے' کیا ہوا ہے جو ایسی ہوگئی ہے۔"

تایا جی کی آواز اندیشوں سے لرز گئی۔ انہیں ایبک نے اس کی بے ہوشی کی اطلاع دی تھی اور اسپتال والوں کے مطابق اسے اسپتال بھی وہی لایا تھا۔ سمانہ نے بتایا کہ وہ اسی کے پاس گئی ہوئی تھی۔ ان کی اطلاع کے مطابق تو ساری فیملی امریکا گئی ہوئی تھی۔ اس کا مطلب وہ گھر میں اکیلا تھا' خدانخواستہ اس نے اسے کوئی نقصان۔۔۔ وہ کانپ سے گئے۔ ہونے والے داماد کا ان کی بھتیجی کے ساتھ کوئی بھی غلط حرکت کرنے کا مطلب وہ طرفہ تباہی تھا۔

"یااللہ' کوئی غلطی ہوئی ہے تو معافی دے دے۔ مجھے میرے بھائی کے سامنے روز آخرت سرخرو رکھنا۔"

سمانہ نے البتہ ایبک سے پوچھا تھا کہ ہانیہ تو اس کی طرف آئی تھی پھر اس کے ساتھ کیا ہوا کہ وہ ان حالوں کو پہنچ گئی۔ اس نے سرد مہری سے یہ کہہ کر فون بند کردیا کہ "میں آپ کے سوالوں کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔"

☆ ☆ ☆

"ہائی ڈارلنگ' آپ مجھے تھوڑا سا ٹائم دے سکتے ہیں۔" وہ ڈنر کے بعد ٹیبل سے اٹھا تو مام نے پکارا۔

"شیور مام۔"

"اوکے' میرے کمرے میں آجائیں۔" وہ ان کے ساتھ' ان کے بیڈ روم میں آگیا' ڈیڈ کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ وہاں کے پاس صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ کی اور سمانہ کی کیا مس انڈراسٹینڈنگ چل رہی ہے۔"

"بس یونہی' اس نے مجھے تھوڑا ڈس ہارٹ کیا تھا۔" اس نے شانوں کو لاپروائی سے جنبش دی تھی۔

"اس نے آپ سے سوری نہیں کہا؟"

"میں نے موقع ہی نہیں دیا۔"

وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہیں۔ "سمانہ سے میری بات ہوئی تھی اس نے مجھے بتایا کہ ہانیہ سے متعلق کسی بات پر آپ اتنے ناراض ہوگئے۔ آپ کا ریلیشن تو سمانہ سے ہے نا' ہانیہ سے تو نہیں' پھر ہانیہ کی وجہ سے سمانہ سے ناراض ہونا کچھ ٹھیک تو نہیں ہے۔" وہ بالکل خاموش تھا۔ وہ کچھ دیر اس کے بغور دیکھتی رہیں۔

"آپ کو اور سمانہ۔ دونوں کو اپنا ٹمپرامنٹ انکریز کرنا چاہیے' اب اگر ہانیہ اتنی بیمار نہ ہوتی تو آج کل میں

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
CamScanner

آپ دونوں کی شادی کے دن طے ہو رہے ہوتے۔"
اس بات اس نے ہونٹ بھینچ لیے تھے۔ بولا مگر اب بھی نہیں تھا۔

"اور سمانہ بتا رہی تھی کہ ہانیہ کے بیمار ہونے کا بھی آپ سے کوئی تعلق ہے' وہ سمانہ کی طرف سے معذرت کرنے یہاں آئی تھی اور اس کے بعد اسپتال پہنچ گئی۔"

ایک بم تھا جو انہوں نے ایک کے اعصاب پر دے مارا تھا۔ "آپ نے اسے ٹارچر کیا تھا مینٹلی یا فزیکلی؟"

"سمانہ نے کیسے یہ سب کہہ دیا۔ اس نے ہانیہ سے پوچھا ہے یا اسے میرے ساتھ دیکھا ہے؟" وہ بھڑک اٹھا تھا۔

"رضیہ اور شلبد نے تو دیکھا ہے' اسے یہاں آتے آپ کے بیڈروم میں جاتے اور اسے بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر باہر لے جاتے' سب دیکھا ہے۔"

اس کے ڈیڈ ہمیشہ سے ماں کی صلاحیتوں کے معترف تھے کہ وہ بہت ٹھنڈے مزاج کے ساتھ یوں معاملات کو ہینڈل کرتی تھیں کہ آہستہ آہستہ گھیر کر اس پوائنٹ پر لے آتی تھیں کہ کوئی راہ فرار نہیں چھوڑتی تھیں۔ ایک تو سانس لینا بھی بھول گیا تھا۔

"کیا کیا تھا آپ نے اس کے ساتھ کہ وہ بچی اپنا ریملشی کی لمٹس کو پہنچ گئی ہے۔" اس بار ان کے لہجے سے برہمی چھلک رہی تھی۔

"میں ہمیشہ پراؤڈ فیل کرتی رہی کہ میرے بچے آج کل کی کسی برائی میں ملوث نہیں ہیں' نہ اسموکنگ کرتے ہیں' نہ ڈرنک' کسی قسم کی گرل فرینڈز بھی نہیں۔ لیکن یہ سب تو ظاہر کر رہا ہے کہ آپ نے ہر لمٹ کو کراس کیا ہے۔ میں ان ماؤں میں سے نہیں ہوں جو اپنے بچوں کی غلطیوں پر پردے ڈال کر انہیں شہہ دیتی ہیں۔ آپ نے یہ غلطی نہیں گناہ کیا ہے اور اس کے لیے آپ کو پے کرنا پڑے گا۔"

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں ماں' ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔"

ان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "اوکے' تو پھر وہ بے ہوش کیوں ہوئی' اسے نروس بریک ڈاؤن کیوں ہوا؟" وہ خاموش ہو گیا۔

"اس بار' یار کی خاموشی سے میں کیا سمجھوں؟"

"آپ ہرٹ ہوئیں اس کے لیے سوری ماں' لیکن میں نے اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا۔ ٹرسٹ می ماں' میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا' جس کی وجہ سے آپ شرمندگی محسوس کریں ورنہ مجھے اس پر اتنا غصہ تھا کہ۔۔۔"

"ہانیہ پر غصہ۔" وہ حیران رہ گئیں "کس بات کا غصہ۔" وہ جھجک سا گیا۔

"وہ مجھے شروع سے ہی بہت اچھی لگتی تھی۔ میں نے آپ کو اس کے بارے میں بتانے کا سوچا لیکن یوبی کی شادی میں آپ سب کو ایک ساتھ اتنی پسند آئی کہ سب نے فوراً' فوراً' مجھے اس کے ساتھ شادی کا مشورہ دیا۔ ان ہی دنوں سمانہ اور اس کی ممی نے مجھ سے مل کر اس کی بے راہ روی کا بتایا کہ اس کے تو بہت سارے بوائے فرینڈز ہیں۔ اپنے حسن سے وہ ہر کسی کو دیوانہ بنا لیتی ہے' وہ جاب بھی اسی لیے کرتی ہے کہ نئے نئے شکار پھانس سکے۔ سمانہ کا بھائی عرصم بھی اس کے ساتھ انوالو ہے بلکہ عرصم کے ساتھ تو بہت زیادہ انگیج ہے۔ میں نے اپنے آپ کو بہت روک کے رکھا ہوا تھا ورنہ اپنے جذبات کی توہین پر میں اسے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ وہ اس دن سمانہ کی طرف سے معذرت کرنے کے لیے خود ہی آگئی۔ اسے نہیں آنا چاہیے تھا۔ مجھے اس پر اتنا غصہ تھا کہ اگر وہ بے ہوش نہ ہو جاتی تو میں واقعی آپ کے سامنے آنے کے قابل بھی نہ رہتا۔ غصے نے میری عقل بھی چھین لی تھی اور آپ کا سامنا کرنے کا خیال بھی' آئی ایم رئیلی ویری سوری ماں۔"

"اور اس کا سامنا کرنے کا کوئی خیال نہیں آیا کہ خدانخواستہ اسے کچھ ہو جاتا یا وہ جس کیفیت میں اب ہے۔ اس میں ہوتی تو کیسے فیس کرتے یا کہیں غائب ہو جاتے۔" وہ مصدقہ کے جھنجھلاتے لہجے پر اس نے سر

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
CamScanner

جھکالیا۔ کتنی ہی دیر یہ اذیت ناک خاموشی چھائی رہی جسے رومیصہ نے ہی توڑا تھا۔

"یہ کس قسم کی پسندیدگی تھی کہ کسی نے بہکایا اور آپ بہک بھی گئے۔ آپ کے دل نے کوئی گواہی نہیں دی کہ وہ کیسی لڑکی ہے۔ میں نے ایک نظر میں دیکھ لیا تھا کہ وہ بہت معصوم ہے۔ بوبی کی بارات والے دن اس نے صرف ایک دفعہ میرے سامنے آپ کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں سے جھلکتی محبت نے مجھے اس کا دیوانہ بنادیا۔ اتنی حسین بچی اور میرے بیٹے سے اتنی محبت کرے اور میرے دل میں نہ اترے۔ آپ کے ڈیڈ نے مجھ سے کہا اس بچی کو ابھی کے لیے ریزرو کرلیں' ابھی بھی اس میں انٹرسٹڈ ہے۔ محبت تو خود ایک گواہی ہے۔ اپنے وجود کا خود پتا دیتی ہے یہ محبت تو تھی ہی نہیں' یہ توقتی جذبات تھے۔ اگر وہ خدانخواستہ ایسی لڑکی ہوتی بھی تو وہ آپ کے ساتھ کسی رشتے میں جڑی ہوئی تو نہیں تھی ناکہ آپ اس سے بے وفائی کا انتقام لیتے پھرتے' صرف شک کی بنیاد پر آپ نے اپنا اعتماد بھی کھودیا۔ وہ اعتماد جس کے سہارے وہ آپ کے بیڈ روم تک چلی آئی تھی۔ وہ اعتماد ٹوٹا تو وہ خود بھی ٹوٹ گئی۔ بلال صاحب بتا رہے تھے کہ سوتے میں سے چیختی ہوئی اٹھ جاتی ہے' کوئی کندھے پر ہاتھ رکھ دے تو اتنا چیختی چلاتی ہے کہ وہ لوگ بلاوجہ اس کے پاس بھی نہیں جاتے' اسے ٹرنکولائزرز پر رکھا جارہا ہے۔ اس کی سوکالڈ بے وفائی پر آپ کو زیادہ اذیت ہوئی تھی یا وہ زیادہ اذیت میں ہے؟" وہ سخت ملال میں گھری ہوئی تھیں۔

"آپ کیا سمجھتے ہیں۔ بلال صاحب اور ان کی فیملی کو کچھ معلوم نہیں ہوا' انہیں سب پتا چل گیا ہے کہ اس دن آپ اکیلے گھر میں تھے اور اسے اسپتال بھی آپ نے پہنچایا ہے تو اس کی حالت کی وجہ بھی خود بخود معلوم ہوچکی ہے۔ وہ حفظ مراتب میں چپ ہیں۔ ورنہ ایسے لڑکے کو داماد بنا کر انہیں کون سی خوشی مل جائے گی جو ان کے ہی گھر کی دوسری لڑکی کے ساتھ زیادتی کی کوشش کرچکا ہو۔" ایبک کی پیشانی پر پسینہ چمکنے لگا تھا۔

"اب صرف ایک صورت ہے" اس کی طبیعت کے بحال ہوجانے کے بعد آپ میرے ساتھ چلیں گے ان کے گھر' اور سب کی موجودگی میں ہانیہ سے معافی مانگیں گے' نہ صرف معافی بلکہ اعتراف بھی کریں گے کہ اس سارے معاملے میں صرف آپ قصوروار ہیں' وہ بچی بالکل بے گناہ ہے۔" ایبک دم بخود ماں کی شکل دیکھ رہا تھا' اتنی سخت سزا۔

"اگر منظور کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں سمجھوں گی میرا ایک ہی بیٹا ہے بوبی۔ آپ سے میرا کوئی تعلق نہیں۔"

"مام" اس کی آواز میں بے یقینی تھی۔

"آپ مجھے ڈس اون کررہی ہیں؟"

"نہیں۔ ابھی مجھے آپ کے جواب کا انتظار ہے۔" وہ بڑے ٹھنڈے لہجے میں سخت بات کہتی تھیں۔

"اوکے' آپ جب کہیں' میں ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔" اس کے ایک دم کہنے پر ان کے دل کو کچھ ہوا مگر یہ وقت کمزوری دکھانے کا نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے اب آپ جائیں آرام کریں۔ گڈ نائٹ۔"

"گڈ نائٹ مام۔" وہ چلا گیا تو کتنے ہی آنسو ان کی آنکھوں سے چھلک گئے تھے۔ کتنی مشکل صورتحال سے دوچار کردیا تھا ایبک نے انہیں اور خود کو۔

☆ ☆ ☆

اپنے کمرے میں آخر وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ دل پر رکھا بوجھ مزید بڑھ گیا تھا۔ ندامت و شرمندگی کا بوجھ۔ وہ تو پہلے ہی ضمیر کی ملامت کا شکار رہتا تھا' مام کی باتوں نے اسے مزید نادم کیا تھا۔ اپنی ہی الجھنوں میں اسے علم ہی نہیں ہوا کہ مام کس طرح ان سے رابطے میں ہیں اور ہر چیز ان کے علم میں ہے۔ اس شام وہ طبیعت کی خرابی کی وجہ سے بستر میں ہی تھا جب شاہد نے آکر اسے ہانیہ کے آنے کی اطلاع دی۔ وہ حیران رہ گیا "کون؟"

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
CamScanner

”سر میں ہانیہ ہیں‘ آپ سے ملنا چاہتی ہیں؟“ کتنی ہی دیر اسے یقین نہیں آیا۔ وہ کیسے یہاں آسکتی ہے۔ پھر اس نے کمبل اتارا اور بستر سے نکل آیا۔

”آپ انہیں یہیں لے آئیں‘ میں جب تک فریش ہوجاؤں۔“

شاہد کے چہرے پر اترتی حیرت کو نظر انداز کرتا وہ واش روم چلا گیا تھا۔ فریش ہو کر آیا تو دستک دے کر وہ اندر آئی تھی۔ گلابی لباس‘ خود بھی گلابی گلابی سی‘ کتنی پیاری کتنی معصوم نظر آنے والی‘ اندر سے کتنے کالے دل والی‘ ایسی ایکٹنگ کرتی تھی کہ شبہ نہیں ہوپاتا تھا کہ وہ کس کریکٹر کی مالک ہے۔ اس کے بخار کا علم ہونے کے بعد تو وہ اتنی بے چین ہوئی کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے گولیاں اسے کھلا کر ہی جائے۔ وہ دل ہی دل میں اس کی اداکاری کو سراہ رہا تھا۔ وہ اس کے پاس آکر بیٹھا تو اس کی خوب صورت قربت اسے بہکانے لگی۔ وہ جو چاہ رہا تھا اس کا ماحول تو خود بخود بن رہا تھا سو وہ مزید بہکتا گیا۔ وہ ہراساں ہو کر خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی مگر تھی تو ایک نازک سی لڑکی‘ تھک کر ہار گئی۔ وہ جیسے ہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہوئی۔ اس کا سارا نشہ بھی ہرن ہوگیا۔ اس کے گال تھپتھپائے۔ منہ پر پانی کے چھینٹے مارے لیکن بے سود۔ بے اختیار اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور اسپتال لے آیا۔

جب ڈاکٹر نے اس کے نروس بریک ڈاؤن کا بتایا تو اس کے اپنے حواس جاتے رہے۔ اس نے بلال صاحب کو اطلاع دی اور جب تک وہ آنہیں گئے۔ وہ وہیں رکا رہا۔ وہ بار بار یہی پوچھتے رہے کہ اسے ہوا کیا ہے؟ آپ ان ہی سے پوچھیے گا۔

وہ وہاں سے آگیا۔ جب تک وہ ہوش میں نہیں آئی وہ عرصم سے اس کی خیریت پوچھتا رہا۔ زندگی اتنی بری اور اتنی مشکل ہوگئی کہ اسے گزارنا ایک عذاب بن گیا تھا‘ جو سزا ہانیہ کو دینے لگا تھا وہ خود اس کے اپنے لیے سزا بن گئی تھی۔ سام نے صحیح کہا تھا کہ اس نے اس کے بعد کا نہیں سوچا تھا‘ وہ اسے دور سے دیکھتا تھا تو بے خود ہوجاتا تھا‘ اسے چھو کر تو اس نے اپنے آپ کو ایک امتحان میں جتلا کرلیا تھا‘ اپنا کمرہ جو اسے جنت لگتا تھا‘ وہاں آنا ہی ایک اذیت بن گیا تھا۔ ہر طرف ہانیہ ہی نظر آتی تھی‘ مسکراتی‘ جھجکتی‘ روتی‘ تڑپتی‘ ایک دم بے جان ہو کر اس کی بانہوں میں جھولتی ہوئی۔ اس کی خوب صورت آنکھوں میں کتنی بے یقینی تھی‘ ایک اس حد تک جاسکتا ہے‘ اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔ اسی بے یقینی نے اسے بے ہوشی کے غار میں اتار دیا تھا۔ ایک کا سارا غصہ‘ ساری نفرت اس کے ساتھ ہی ختم ہوگئی تھی۔ ایک پچھتاوا تھا جو اسے جینے نہیں دیتا تھا۔

اس نے جیب میں سے اپنا سیل نکالا اور گیلری کے آپشن میں جاکر اس کی تصویر اپنے سامنے کرلی۔ جھینپی سی‘ شرمائی سی‘ لیکن بہت خوب صورت بھی‘ وہ روز رات کو اس تصویر کو دیکھا کرتا تھا۔ وہ انتہائی دلفریب نقوش جنہیں اس نے چھو کر محسوس کیا تھا اور اب؟ اس نے فون بند کیا اور سائیڈ ٹیبل کی دراز سے نیند کی گولیاں نکالیں اور دو گولیاں ایک ساتھ پانی کے ساتھ نگل لیں۔

”تمہیں ٹرنکولائزر پر رکھا جارہا ہے۔“ سام کی آواز اس کے کانوں میں پھر سے گونجی‘ ایک حزیں مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیلی تھی۔ وہ تین ہفتوں سے ٹرنکولائزر ہی لے رہا تھا ورنہ اسے لگتا تھا اس کے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی۔ اس نے نائٹ سوٹ پہنا اور آکر دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ جب تک نیند سے آنکھیں بوجھل نہیں ہوجاتی تھیں‘ وہ بیڈ پر نہیں جاتا تھا۔ بیڈ کی طرف تو دیکھتا بھی نہیں تھا ورنہ ہانیہ پھر سے اس کے حواسوں پر سوار ہوجاتی۔ اس نے اپنی آستین پلٹی‘ بازو پر ابھی بھی ہلکا سا نشان تھا‘ اس نے انگلی سے اس نشان کو چھوا تھا۔

”ملائے لو‘ ملائے سوئٹ ہارٹ آئی ایم ایکسٹریملی سوری۔“ وہ آہستہ سے بڑبڑایا اور دونوں ہاتھوں سے بالوں کو پیچھے کیا اور ہاتھ پیچھے گدی سے باندھ لیے۔ صوفے کی پشت پر سر ٹکائے وہ چھت کو دیکھ رہا تھا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
CamScanner

"آپ کو سب کے سامنے معافی مانگنی ہوگی۔" وہ جھری جھری سی لے کر سیدھا ہو گیا۔ "یا اللہ! مجھے حوصلہ دے اور معافی بھی۔"
دعا مانگتے' مانگتے اس کی پلکیں بوجھل ہونے لگیں اور وہ وہیں صوفے پر ہی سو گیا تھا۔

☆ ☆ ☆

بہت آہستہ آہستہ' مگر بتدریج ہانیہ کی ذہنی حالت بہتر ہونے لگی۔ دو بار اس سے ملنے کے لیے رومیصہ آنٹی آئی تھیں' نرمی سے ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہیں اور وہ بھی بہل سی گئی۔ ان کی وہ بہت عزت کرتی تھی' وہ بہت اچھی تھیں' اس میں کوئی شک نہ تھا' مگر وہ ایبک کی ماں بھی تھیں' بے شک ایبک نے اسے پاگل پن کی سرحدوں تک پہنچا دیا تھا' لیکن اس نے تو اس سے سچ مچ محبت کی تھی۔ اس سے وابستہ ہر رشتہ اسے بہت عزیز تھا۔

مومنہ بھی آئی تھی۔ ادھر ادھر کی باتوں کے بعد اس نے اچانک کہا۔ "سر ایبک اسکاٹ لینڈ گئے ہوئے ہیں۔ جانے سے پہلے مجھ سے تمہارے متعلق پوچھنے آئے تھے۔ اب تو تم کافی بہتر ہو' آفس آؤ گی نا' میں تمہیں بہت مس کرتی ہوں اور۔۔۔" وہ شرارت سے بولی۔ "سر ایبک بھی۔"

"شٹ اپ مومنہ۔ وہ ثمانہ کے فیانسی ہیں۔"

"اوہ سوری یار' میں بھول ہی گئی تھی۔" مومنہ نے فوراً" معذرت کی تھی۔

"اٹس اوکے۔" وہ آہستہ سے بولی' سر پر جیسے کوئی وزن آگرا تھا وہ آنکھیں موند کر لیٹ گئی مومنہ کو شاید کبھی اپنے کیے پر اتنا افسوس ہوا ہو۔ جتنا اب ہوا تھا' وہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے ہانیہ کے کچے زخم کرید دیے تھے۔ وہ اس کے تصور کو جھٹک جھٹک کر تھک چکی تھی' مگر وہ تو اس کے اعصاب پر اتنا حاوی تھا کہ سوتی تو خواب میں اور جاگتی تو سوچوں میں' ارد گرد وہی نظر آتا تھا' وہی محسوس ہوتا تھا' اپنا آپ اس کے بازوؤں کے حصار میں' اس کے وجود کی خوشبو میں گھیرا ہوا لگتا۔ اپنے چہرے کے ہر نقش پر اس کے ہونٹوں کا دہکتا ہوا لمس' اس کی بے چینی کو سوا کر دیتا' وہ رگڑ رگڑ کر منہ دھوتی' مگر اس احساس سے پیچھا نہ چھڑا پاتی۔

وہ تو ثمانہ کی امانت تھا پھر اتنی بڑی بددیانتی' وہ خود کو ثمانہ کی مجرم سمجھتی تھی۔ نماز پہلے بھی پڑھتی تھی' مگر اتنی باقاعدگی سے اب ہی پڑھنے لگی تھی' بس وہی لمحات تو ہوتے تھے جب وہ اس کیفیت سے آزاد ہو پاتی تھی ورنہ تو اسے لگتا تھا اس کے اعصاب جواب دے جائیں گے۔ اس وقت بھی وہ عصر کی نماز پڑھ کر تسبیح ہاتھ میں لیے استغفراللہ پڑھ رہی تھی' جب اس کے سیل پر بیل ہونے لگی' نیا نمبر تھا' اس نے کچھ دیر سوچا پھر اٹینڈ کر لیا۔ "ہیلو۔" جواباً" خاموشی تھی۔ اس نے فون کان سے ہٹا کر حیرت سے دیکھا' پھر کان سے لگا لیا۔

"ہیلو۔"

"کیسی ہیں آپ ہانیہ؟" وہ ایبک تھا۔ ہانیہ کو جیسے فون نے کرنٹ مارا تھا۔ اس نے فون دور پھینک دیا' ایک ماہ بعد اس کی آواز نے اس پر وہی اثر کیا تھا جو ایک ماہ قبل اس کے عمل نے کیا تھا۔ وہ پوری کی پوری کانپنے لگی۔ اس نے تو سم ہی چینج کر دی تھی۔ پھر اس نے یہ نیا نمبر کس سے لیا' وہ کچھ دیر خود پر قابو پاتی رہی' پھر فون اٹھا کر اسے آف ہی کر دیا۔

☆ ☆ ☆

یہ اس کے کچھ دن بعد کی بات تھی جب رومیصہ ان کے گھر آئیں اور بہت محبت سے اسے اپنے ساتھ لے جانے پر اصرار کرنے لگیں۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی۔ "نہیں آنٹی پلیز' میں نہیں جا سکتی۔"

"بیٹا پارک تک چلنا ہے' سبک بہت اصرار کر رہی ہے' چلیں بیٹا ذرا دل بہل جائے گا۔"

"چلی جاؤ ہانیہ' بیٹا فریش ہو جاؤ گی۔" تایا جی نے بھی کہا تو کپڑے تبدیل کر کے ان کے ساتھ چلی آئی۔ پارک میں بنچ پر بیٹھ کر رومیصہ نے اپنے سیل پر نمبر پش کیے۔

"اوہ' سبک نے فون ہی بند کیا ہوا ہے' میں اسے بلا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
CamScanner

کرلاتی ہوں' وہ کینٹین میں ہوگی۔"

ان کے جانے کے بعد اس نے بنچ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندلی تھیں۔ معاً" اسے اپنے برابر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ساتوں آسمان اس کی نگاہوں میں گھوم گئے تھے۔ ایبک اس کے برابر بیٹھا اس کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ وہ جھٹکے سے اٹھی' مگر ایبک نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے دوبارہ بٹھالیا تھا۔ "کیسی ہیں آپ؟" ہانیہ نے ہونٹ بھینچ لیے تھے۔

"بہت ناراض ہیں مجھ سے؟" وہ بہت نرمی سے پوچھ رہا تھا۔ ہانیہ نے رخ پھیرلیا۔

"میں آپ سے ایکسکیوز کرنا چاہتا ہوں۔"

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی نہ سننی ہے۔"

"پلیز ہانیہ' میں اس سب کے لیے سوری کررہا ہوں' میں نے مام سے ریکوئسٹ کی کہ وہ میری کسی طرح آپ سے بات کروادیں تاکہ میں آپ سے ایکسکیوز کرسکوں۔"

"آپ لوگوں کو تو دھوکا دینے کی عادت ہے۔ آپ ہوں یا آپ کی والدہ' دماغ تو میرا خراب ہے جو ہر بار یقین کرکے ساتھ چلی آتی ہوں۔" اس کا لہجہ اگر تلخ تھا تو الفاظ اس سے بھی سواتر' ایبک کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوگیا۔

"آپ سب کچھ کہہ سکتی ہیں' لیکن صرف مجھے' مام میری نہیں' آپ کی وجہ سے ہمیں ملوانا چاہتی تھیں۔ وہ مجھ سے ناراض ہیں' ٹھیک سے بات بھی نہیں کرتیں۔ ان کا خیال ہے کہ میں آپ سے معذرت کروں تاکہ آپ کا کانفیڈنس بحال ہوجائے تو میں آپ سے سوری کررہا ہوں۔"

یعنی وہ ماں کی ناراضی دور کرنے کے لیے اسے منا رہا تھا۔ ہانیہ کے دل پہ لگے زخموں میں ایک نیا زخم یہ بھی سہی۔ اس نے اٹھ کر تھکے تھکے قدموں سے باہر جانے کے لیے قدم آگے کو بڑھائے۔

"رکیں ہانیہ۔"

وہ رک گئی' اب وہ کون سا چرکا لگانا چاہتا تھا وہ یہ بھی دیکھ لینا چاہتی تھی۔ وہ اس کے سامنے کھڑا ہوگیا۔

"میں نے آپ سے کہا تھا ناکہ آپ کو اچھی طرح پتا ہے کہ میں کس سے محبت کرتا ہوں' جس سے محبت ہوجائے' اسے تو یہ علم ضرور ہوتا ہے' بہرحال میں آپ سے اعتراف کرتا ہوں کہ میں آپ سے کل بھی محبت کرتا تھا' آج بھی کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا۔"

پہلی دفعہ اظہار کیا بھی تو کس طرح' ہانیہ کی آنکھیں جھلملا سی گئیں' وہ تو کہہ کر ایک دم پلٹ کر وہاں سے چلا گیا' لیکن ہانیہ وہیں بنچ پر دوبارہ بیٹھ گئی تھی۔ جب وہ اسے ٹکٹکی باندھے دیکھا کرتا تھا یا جب دیر ہوجانے کے احساس سے اسے گھر چھوڑ کر آتا' تب اس کا دل کتنا خوش امید ہوگیا تھا۔ ہبرک کی شادی میں ایبک کی والہانہ نظروں نے اسے یقین دلایا تھا کہ جذبات دونوں طرف یکساں ہیں۔

پھر کیا ہوا کہ وہ دن بہ دن بدلتا چلا گیا۔ دکھ تو اسے ہوا تھا تو شکوہ بھی اسے ہونا چاہیے تھا' مگر اسے تو صبر کی عادت تھی سو اپنے سارے جذبات کا خون ہوتے دیکھ کر بھی چپ ہوگئی۔ شکایت کرتی بھی تو کیا کرتی۔ ایبک نے کون سا اس سے کوئی وعدے کیے تھے۔ حالانکہ یہ تو وہ جذبات تھے جن کے لیے اظہار کی ضرورت نہیں تھی۔

وہ سمانہ کے ساتھ منگنی کے بندھن میں بندھ گیا۔ آئے دن اس کے ساتھ گھر آتا' اسے ساتھ لے کر ہوٹلنگ' آؤٹنگ کرنے جاتا' وہ کس اذیت میں مبتلا ہوجاتی تھی' یہ تو وہی جانتی تھی اور اس دن جب وہ سمانہ کے کہنے پر ایبک کے گھر گئی اور جو کچھ ہوا اس میں وہ خود کو ہی قصوروار گردانتی تھی۔ وہ ایک غیر مرد کے بیڈ روم میں کیا سوچ کر چلی گئی جبکہ گھر میں کوئی دوسرا فرد موجود بھی نہ تھا۔ سوائے ملازمین کے جو اپنے مالکوں کے کسی کام میں مداخلت نہیں کرسکتے۔ ایبک نے جو کچھ کہا' وہ تنہائی میں مرد و عورت کے درمیان موجود شیطان لعین کرواتا ہے۔ اب جبکہ وہ اللہ تعالیٰ سے معافی کی طلب گار تھی تو ایبک نے اسے پھر سے

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

CamScanner

ڈسٹرب کر دیا تھا۔

☆ ☆ ☆

"ہانیہ ڈارلنگ، کچھ ریفریشمنٹ لیں گی۔"
رومیصہ کی آمد کا اسے علم ہی نہیں ہو پایا تھا' سبک بھی ان کے ساتھ ہی تھی۔
"نہیں آنٹی' مجھے گھر جانا ہے۔"
"آج میرے ساتھ' میرے گھر چلیں۔"
"نہیں۔" وہ ایک دم اٹھ گئی۔ "میں گھر جاؤں گی۔"
"مجھ پر بھی اعتماد نہیں ہے؟" ان کے لہجے میں کیا تھا کہ وہ چپ رہ گئی اور انہوں نے اپنا بازو اس کے گرد پھیلایا اور باہر لے آئیں۔ سبک بھی چپ چپ سی تھی۔ ان کے گھر کو دیکھتے ہی ہانیہ پر گھبراہٹ طاری ہونے لگی۔
"میرے روم میں چلتے ہیں' سبک آپ اپنے کمرے میں جائیں' ابھی ہانیہ تھکی ہیں۔" وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائیں۔ "ریلیکس ہو کر بیٹھیں' میں چائے منگوالوں۔" انہوں نے انٹرکام پر چائے کا آرڈر دیا اور پھر اپنے فون سے مختصر بات کی۔ "میرے روم میں آجائے گا۔" پھر مسکراتی ہوئیں اس کے پاس آبیٹھیں۔
"ان کے ڈیڈ تو رات تک نہیں آنے والے' آپ ایزی ہو کر بیٹھیں۔" اسی اثنا میں دستک ہوئی۔ "یس"
دروازہ کھلا اور ایبک اندر داخل ہوا' ہانیہ کا رنگ متغیر ہو گیا' ظاہری بات تھی کہ فون انہوں نے ایبک کو ہی کیا تھا۔
"ہانیہ' ایبک آپ کے سامنے ہے' آپ کا جو دل چاہے وہ سلوک اس کے ساتھ کر سکتی ہیں' اگر آپ چاہیں تو میں یہاں سے چلی جاتی ہوں آپ۔۔۔"
"نہیں آنٹی پلیز۔" اس نے رومیصہ کا بازو دونوں ہاتھوں میں جکڑ لیا۔ وہ ایبک کے ساتھ کمرے میں تنہا رہنے کے خیال سے ہی لرز گئی تھی۔ رومیصہ نے انتہائی ملامت بھری نظروں سے ایبک کو دیکھا تھا۔ اپنا بازو اس کے ہاتھوں سے چھڑا کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ کمرے میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ دروازہ ناک کر کے ملازمہ ٹرالی دھکیلتی ہوئی کمرے میں آئی۔
"چائے دوں آپ کو؟"
"میں بناتی ہوں آنٹی۔" ہانیہ نے پہلے چائے بنا کر انہیں دی' دوسرا کپ ایبک کے سامنے رکھا اور اپنا کپ لے کر رومیصہ کے پاس بیٹھ گئی۔ ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔
"میں جب آپ کو دیکھنے گئی تو مجھے خدشہ تھا کہ آپ مجھ سے ملیں گی بھی نہیں۔ ایبک کی ماں ہونے کے ناطے میں بھی برابر کی شریک جرم نہ سمجھی جاؤں' لیکن آپ نے مجھے حیران کر دیا۔ ایبک کے سامنے میں نے ایک شرط رکھی ہے کہ یہ آپ سے سب کے سامنے ایکسکیوز کرے گا تاکہ سب پر آپ کی بے گناہی ثابت ہو جائے۔ اب آپ ڈیسائیڈ کریں کہ کب' آج' کل یا کسی اور دن' جب آپ کہیں یہ سب کے سامنے۔"
"نہیں آنٹی۔" وہ گھبرا گئی تھی۔ "پلیز نہیں۔"
"کیوں' اس نے جو کچھ آپ کے ساتھ کیا اس کے بعد یہ اسی کا مستحق ہے۔"
"انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کے لیے انہیں یہ کرنا پڑے۔ بلیو می آنٹی' سر نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔"
"پھر آپ اپ سیٹ۔۔۔"
"پتا نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا' اس میں سر کا کوئی قصور نہیں ہے' سر نے مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا۔"
جلدی جلدی وضاحتیں دیتی' گھبرائی ہوئی رومیصہ کے دل میں اترتی چلی گئی۔ انہوں کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔ انہوں نے اسے ساتھ لگا کر اس کا ماتھا چوم لیا تھا۔ "آئی لو یو ہانیہ' آئی رئیلی ویری مچ لو یو۔"
"اب میں جاؤں۔"
"پھر آئیں گی نا؟" وہ کچھ دیر چپ رہی پھر اثبات میں سر ہلایا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
CamScanner

"ایبک آپ کو چھوڑ آئے؟" وہ خاموش ہی رہی۔

وہ اسے ساتھ لیے پورچ میں آئیں۔ ایبک بالکل خاموش تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے فرنٹ ڈور کھولا۔ ہانیہ بیٹھ گئی تو روما ممی نے تھوڑا اندر ہو کر ایبک سے کہا۔ "اب مجھے آپ کی شکایت نہیں ملنی چاہیے۔" اس نے ایک نظر ماں پر ڈالی اور خاموشی سے ونڈ اسکرین سے باہر دیکھتا رہا۔

"او کے اللہ حافظ۔" انہوں نے دروازہ بند کیا تو اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔ وہ خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی جب گاڑی رکنے پر چونکی۔ حیرت سے ایبک کو دیکھا جو بہت سکون سے اس کی طرف متوجہ تھا۔ "اگر اجازت ہو تو کچھ باتیں کرنی ہیں آپ سے۔"

"کون سی باتیں؟" اس کا لہجہ تلخ تھا۔ وہ مسکرا دیا۔

"میں نے جب فرسٹ ٹائم آپ کو دیکھا تو آپ مجھے بہت اچھی لگیں' لو ان فرسٹ سائٹ والا معاملہ تھا۔ دن بہ دن میں اور سے اور آپ کی محبت میں مبتلا ہونے لگا بہت جلد مجھے احساس ہوا کہ معاملہ یکطرفہ نہیں ہے' میں خوامخواہ کے اظہار محبت سے آپ کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں نے سوچا تھا سام سے بات کرکے' انہیں آپ سے ملواؤں گا اور تھرو پراپر آپ کو حاصل کروں گا' مام سے بات کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی اور بوبی کی شادی میں سب ہی آپ کے دیوانے ہوگئے' اس کی شادی کے دوسرے دن ان سب نے مل کر میرا وہ ریکارڈ لگایا کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔

آپ کی آنٹی اور سمانہ نے بھی سب محسوس کرلیا تھا۔ وہ کئی بار مجھ سے ملیں اور آپ کی بے راہ روی کے قصے سنائے کہ آپ کی بہت سے لڑکوں کے ساتھ فرینڈ شپ ہے' ان کے بھائی عرصم کے ساتھ تو معاملہ بہت آگے بڑھا ہوا ہے۔ پتا نہیں کیوں مجھے ان کی باتوں پر یقین آنے لگا۔ میں نے غصے سے' آپ کو اذیت دینے کے لیے سمانہ سے انگیجمنٹ کی تھی ورنہ مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ میں ان دنوں بہت زیادہ ڈسٹرب تھا یہ دکھ کہ میں نے دل کی گہرائیوں سے جسے چاہا' وہ ایسی کیریکٹرلیس لڑکی تھی۔ مجھے چین نہیں لینے دیتا تھا۔ جب آپ کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تو عرصم سمانہ کو ساتھ لے کر میرے پاس آیا۔ اس نے سب کچھ بتادیا۔ سمانہ بھی بہت رو رہی تھی۔ اسے آپ کی کنڈیشن سے بہت دکھ پہنچا تھا۔ وہ اپنے کیے پر بہت شرمندہ تھی۔ اسی نے مام کو بھی کلیئر کیا ورنہ وہ مجھ سے بہت زیادہ ناراض تھیں' اتنی کہ میں نے پہلے کبھی انہیں کسی سے بھی ایسے ناراض ہوتے نہیں دیکھا تھا۔" ہانیہ ساکت بیٹھی تھی۔

"سمانہ نے میرے متعلق یہ سب کہا' کیوں' میں نے اس کا کیا بگاڑا تھا؟" اس کے دماغ میں زلزلے کی سی کیفیت تھی۔ اب اسے ایبک کے پل پل بدلتے رویے اور عرصم کے متعلق طنزیہ باتوں کی سمجھ آرہی تھی۔ اس نے سر سیٹ کی بیک سے ٹکا دیا۔ کتنے ہی آنسو اس کے گال بھگو رہے تھے۔ اسے پتا ہی نہیں تھا۔ وہ تو جب ایبک نے ٹشو سے اس کے آنسو صاف کرنے چاہے تو وہ ہوش میں آئی۔ اس کے ہاتھ سے ٹشو لے کر اس نے خود اپنا چہرہ صاف کیا۔

"میرا خیال ہے' مجھے آپ کو یہ سب نہیں بتانا چاہیے تھا۔"

"نہیں اچھا کیا آپ نے بتا دیا۔ ورنہ میں تو ساری عمر یہ معمہ حل نہ کرپاتی کہ آپ کے یکایک بدلنے کی وجہ کیا تھی؟"

"اچھا یعنی ٹینشن تھی میرے بدلنے کی۔" وہ شرارت سے بولا۔ جواباً" ہانیہ نے اسے باقاعدہ گھورا تھا۔ ایبک نے مسکراتے ہوئے کانوں کی لوؤں کو چھوا۔ وہ بھی ہنس پڑی تھی۔

"اب تو دوستی ہے نا؟" ایبک نے ہاتھ بڑھایا۔ ہانیہ نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ وہ سمجھ کر ہنس پڑا۔

"مام کو بتادوں نا کہ آپ کی ناراضی ختم ہوگئی ہے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ یہ لاسٹ چانس ہے اگر آپ آج ہانیہ کو نہ منا سکے تو پھر ہمیشہ کے لیے اسے کھودیں گے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
CamScanner

اور میں آپ کو کھو نہیں سکتا تھا۔" وہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔ "اور میں آپ کا بہت تھینک فل ہوں کہ آپ نے مجھے اس شرمندگی سے بچالیا جو سب کے سامنے ایکسکیوز کرنے سے مجھے ہوتی۔ میں تو یہ سوچ کر بھی پسینے میں ڈوب جاتا تھا۔" اس نے جھرجھری سی لی۔

"میں آپ کو شرمندہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔"

"تو پھر اتنی ناراض کیوں تھیں؟"

"جو کچھ آپ نے کیا اس پر مجھے ناراض بھی نہیں ہونا چاہیے تھا؟" اس نے ناراضی سے اسے دیکھا۔

"حالانکہ میں نے کیا کیا تھا؟" وہ اتنی معصومیت سے بولا کہ ہانیہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی تھیں۔ یہ اچانک کیسی قلابازی کھائی تھی اس نے۔

"پیار ہی تو کیا تھا آپ کو اور میرا تو پھر سے وہ سب کرنے کو دل چاہ رہا ہے۔"

وہ سرگوشی میں کہتا اس کے قریب ہوا۔ اس بار ہانیہ نے اسے دونوں ہاتھوں سے پیچھے دھکا دیا تھا اور تیزی سے مڑ کر دروازہ کھولنے لگی۔ ایبک نے اس کا بازو پکڑ کر واپس کھینچ لیا۔ وہ جس طرح ہنس رہا تھا ہانیہ سمجھ گئی کہ وہ شرارت کر رہا تھا۔ اس کے اڑتے ہوئے حواس واپس آنے لگے۔ ایبک نے اسے سچ مچ ڈرا دیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

"مام کو بھیجوں پروپوزل کے لیے؟" وہ خاموش ہی رہی۔

"ایکچوئلی میں چاہتا ہوں اب کسی غلط فہمی کے امکان کو ختم کرنے کے لیے آپ کو اپنے پاس لے آؤں اور دوسری بات یہ کہ۔۔۔" وہ ہلکے سے کھنکارا۔ "جس چیز کا ذائقہ معلوم نہ ہو اس کے بغیر تو گزارہ ہو جاتا ہے، لیکن جس کے ذائقے کو چکھ لیا جائے، اس کے بغیر رہنا بہت مشکل ہے۔"

ہانیہ نے حیرت سے اس کا فلسفہ سنا۔ نا سمجھی سے اسے دیکھا تو وہ بہت معنی خیز انداز میں مسکرا رہا تھا۔

اس کی بات اب ہانیہ کی سمجھ میں آگئی تھی۔ وہ بدک کر پیچھے ہٹی اور دروازے کے ساتھ لگ گئی۔ اس کی رنگت دیکھ کر ایبک کے حلق سے بے اختیار قہقہہ برآمد ہوا تھا۔ ہانیہ نے اسے کبھی اتنا کھل کر ہنستے نہیں دیکھا تھا۔ وہ ہنستے ہوئے بہت اچھا لگ رہا تھا۔ اسے محویت سے اپنی طرف دیکھتے پاکر اس نے شرارت سے بائیں آنکھ دبائی۔ وہ گڑبڑا گئی۔

"مجھے دیر ہو رہی ہے، پلیز مجھے چھوڑ آئیں۔"

"آپ کو چھوڑنے کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔" اس نے ہانیہ کو اپنے ساتھ لگا لیا۔

"سنیں، میرے دل کی ہر دھڑکن ہانیہ ہانیہ پکار رہی ہے، کان لگا کر سنیں۔" ایبک نے اس کا سر اپنے سینے سے لگا کر اس پر اپنی ٹھوڑی ٹکا دی اور دھیرے سے گنگنایا۔

ہانیہ نے سکون سے آنکھیں موند لی تھیں، محبت کا آئینہ جو بدگمانی کی دھول نے دھندلا دیا، اب صاف ہو کر کتنے خوب صورت منظر دکھا رہا تھا، آنکھیں سہانے خواب بن رہی تھیں، محبت کی شاہراہ پر ان دونوں کی زندگی کی گاڑی اب بہت رواں رہنی تھی۔ اس کا دونوں کو ہی یقین تھا۔

☼ ☼

خواتین ڈائجسٹ
کی طرف سے بہنوں کے لیے ایک اور ناول

دل موم کا دیا

سائرہ رضا

قیمت -/300 روپے

منگوانے کا پتہ: مکتبہ عمران ڈائجسٹ
37، اردو بازار، کراچی۔ فون نمبر: 32735021

READING Section
CamScanner